صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 07 اگست 2025ء بمطابق 12 صفر 1447 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چوالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ O فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ O فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ O اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ O اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ۔

(ترجمہ): اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو وہ دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو۔ کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ جناب حمید الرحمان صاحب، ایم پی اے، دو یوم سات اور آٹھ اگست 2025ء کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سردار شاہجہان یوسف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل الہیٰ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عبدالکریم صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، دو یوم یعنی سات اور آٹھ اگست 2025ء کے لئے؛ جناب محمد خورشید، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اختر خان صاحب، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam. Deputy Speaker: The leave is granted.

صوبے میں امن وامان کی صورتحال پر بحث (جاری)

Madam. Deputy Speaker: Item No 7. Discussion will continue on the law and order situation in the Province. Dr. Amjid Sahib.

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ میڈم سپیکر، آپ نے مجھے ایک بہت اہم موضوع لاء اینڈ آرڈر پر بولنے کا موقع دیا، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ پورے صوبہ خیبر پختونخوا میں امن وامان کا مسئلہ بنا ہوا ہے، خصوصاً ہمارے جو Merged Districts ہیں، وہاں پر بہت زیادہ ہے، وہاں پر جس طرح آپریشن ہو رہا ہے، جس طرح Casualties ہو رہی ہیں، جس طرح سویلین زخمی ہو رہے ہیں، ان کی شہادتیں ہو رہی ہیں وہ قابل افسوس ہے لیکن ہم اگر ماضی میں چلے جائیں اور ماضی میں اس کو دیکھیں تو جن لوگوں کے خلاف آج آپریشن ہو رہا ہے، ہمارے سابقہ فوجی سربراہان یا فوج کے جتنی بھی ہیں، پرویز مشرف صاحب کو لے لیں، ضیاء الحق صاحب کو لے لیں، 1978ء سے جب سے افغان جنگ شروع ہوئی، تب سے جب سے Russia نے افغانستان پر حملہ کیا تو وہاں پر ان کی باقاعدہ Statements پڑی ہوئی ہے کہ 90 ہزار لوگوں کو ہم نے ٹریننگ دی، 90 ہزار لوگوں کو ہم نے Facilitate کیا، اس کو ہم نے Russia کے خلاف اسی جنگ میں بھیجا، پھر پرویز مشرف صاحب کی بھی اس پر Statement آئی ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو مجاہدین کہا، ان کو افغانستان میں Russia کے خلاف استعمال کیا، پھر مختلف ادوار میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی بھی ایک Statement آئی ہے وہ بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، ان کی ایک ویڈیو ہے جو وہ کہہ رہیں کہ یہ ہمارے National Heroes ہیں، پھر جب افغان روس جنگ ختم ہوئی تو اس کے بعد ہم نے اس کو یہاں بھی بلایا، چونکہ ان کو

Facilitate کروانا تھا، گو کہ انہوں نے غلطی مانی کہ ان لوگوں کو ہم نے ٹریننگ دی، ہماری افواج پاکستان نے انہیں ٹریننگ دی، پھر جب وہاں پر ان سے ان کا مقصد پورا ہوا تو پھر انہوں نے یہاں پر پاکستان میں بلایا، کیونکہ ان کے خاندان یہاں پر تھے، ان کے ورثاء یہاں پر تھے، سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو آج ہم خوارج کہہ رہے ہیں، جن لوگوں کو آج ہم Militants' کہہ رہے ہیں، ہمارے فوجی سربراہان نے خود مختلف ادوار میں Statement میں کہا ہے کہ ہم نے ان کو ٹریننگ دی ہے، ان کو افغانستان بھیجا، پھر تو اس کے اثرات اس صوبے پر پڑیں گے، ابھی ہم جب سنتے ہیں، ہم جب لوگوں کے پاس جاتے ہیں، باجوڑ میں جو آپریشن ہوا تو آپ نے دیکھا کہ کتنے سویلین اس میں شہید ہو گئے، اس سے پہلے کاٹلنگ میں ایک واقعہ ہوا، جس میں (9) نو سویلین ایک ہی خاندان کے بے گناہ لوگ ہمارے اپنے ہی ریاستی اداروں کے ڈرون اٹیک میں شہید ہو گئے، وانا میں ہو گئے، تیراہ میں ہو گئے، بچی شہید ہو گئی، اس طرح وزیرستان میں مختلف جتنی بھی ہمارے Merged Districts ہیں، اس میں یہ 'Casualties اور شہادتیں ہو رہی ہیں، عوام ہم سے پوچھتے ہیں، سوالات کرتے ہیں کہ ابھی جو تازہ مختلف Statements آئی ہیں، ہمارے خواجہ آصف کی یا شہباز شریف صاحب کی کہ یہ خوارج اتنے نہیں ہیں، یہ مٹھی بھر لوگ ہیں، پانچ ہزار لوگ یا دس ہزار لوگ ہیں، ہماری تقریباً گوئی آٹھ لاکھ سے لے کر دس لاکھ فوج ہے، پانچ، چھ ہزار یا دس ہزار لوگوں کو ہم کیوں کنٹرول نہیں کر سکتے، ان کو ہم کیوں ٹارگٹ نہیں کر سکتے؟ میڈم سپیکر صاحبہ، اس کے علاوہ بارڈر پر جو لوگ آ رہے ہیں، ہم ان کو کیوں کنٹرول نہیں کر سکتے؟ یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے، ہم کہتے ہیں کہ باجوڑ میں دو سو لوگ ہیں، ہم کہتے ہیں کہ سوات میں بیس لوگ ہیں، ہم کہتے ہیں کہ وزیرستان میں تین سو، یا چار سو لوگ ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، لوگ بھی سوچتے ہیں، لوگ آواز بھی اٹھاتے ہیں، لوگ سوال بھی پوچھتے ہیں کہ دو سو لوگوں کو اگر ہمارے ریاستی ادارے کنٹرول نہیں کر سکتے، بارڈر کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو بارڈر پر یہ لوگ کیسے آتے ہیں؟ یہ کنفیوژن سارے عوام اور خاص کر خیبر پختونخوا کی چار کروڑ عوام پوچھتے ہیں۔ اب میڈم سپیکر صاحبہ، اگر ہم کہیں کہ پولیس، پولیس تو ایک ڈنڈا بردار فورس ہے، پولیس کے پاس شوٹ (Shoot) کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، پولیس تو زیادہ سے زیادہ وہ ڈنڈے کے ذریعے عوام کو منتشر کر سکتی یا آنسو گیس استعمال کر سکتی ہے، اس کے علاوہ پولیس کے پاس کیا اختیارات ہیں کہ پولیس اس Militancy یا ان خوارج کو روکے، یہ تو وہ کر ہی نہیں سکتے لیکن افغان جنگ کے بعد تقریباً یہ پختون شہید ہو رہے ہیں، روس افغان جنگ میں تقریباً 80 ہزار پختون شہید ہو گئے ہیں، اس کے بعد War on terror جو سن 2000ء کے بعد امریکہ نے شروع کی، اس میں بھی تقریباً گوئی 80 ہزار لوگ ہمارے ابھی تک شہید ہو چکے ہیں، یہی ہمارے لیڈر خان صاحب بار بار کہتے ہیں کہ اپنے سویلین کے خلاف Military Operation نہیں کرنا چاہیئے، ہم بھی اسی Stance کے ساتھ کھڑے ہیں، اگر آپ نے ایک خطے میں، ملک میں یا ایک علاقے میں امن قائم کرنا ہے تو آپ نے وہاں کے لوگوں کے ساتھ مل کر وہاں کے لوگوں کی مشاورت سے آپ نے امن لے کر آنا ہے، اگر آپ زبردستی کریں گے، آپ اپنے لوگوں پر گولیاں برسائیں گے، ان

کے اوپر جہازوں سے شیلنگ کریں گے، ان کے اوپر ڈرون اٹیک کریں گے، اس سے تو بدامنی اور پھیلے گی، اس سے تو امن نہیں آ سکتا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اس کے جو اثرات ہیں، ہمارے خیبر پختونخوا میں اور عوام کے ذہنوں میں جو سوالات ہیں، وہ عوام پوچھتے ہیں، عوام کہتے ہیں کہ کس طرح بارڈر کنٹرول نہیں کیا جا سکتا، جن کا کام بارڈر کو کنٹرول کرنا ہے، ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیئے، جس طرح ہم لوگ کہتے ہیں کہ یہ افغانستان کے ساتھ ہماری بارڈر لگی ہوئی ہے، افغانستان کے ساتھ اور بھی چھ ملکوں کیبارڈر لگی ہوئی ہے، ان چھ ملکوں میں آپ نے کبھی سنا ہے کہ وہاں پر کوئی خود کش ہوا ہے، وہاں پر آپ نے سنا ہے کہ وہاں پر کوئی Militant گئے ہیں، آپ نے وہاں پر کوئی سنا ہے کہ وہاں بھی بارڈر کراس کر کے Militant گئے ہوئے ہیں، میرے خیال میں یہ کوسچن بھی لوگوں کا حق بجانب ہے کہ جس طرح چھ اور ملک وہاں پر امن سے زندگی گزار رہے ہیں تو کیوں جس طرح ہمارے یہ ادارے سیاسی مداخلت میں لگے ہوئے ہیں، اس طرح یہ بھی اب دوسرے ملکوں کی خود مختاری میں مداخلت کر رہے ہیں، اس لئے اس کے اثرات ہمارے اوپر پڑ رہے ہیں، محترمہ سپیکر صاحبہ، یہ جو کوسچن عوام کر رہے ہیں، یہ قابل غور ہے، اس ایوان کو سوچنا چاہیئے کہ اگر ہم نے واقعی Militancy ختم کرنی ہے، ہم نے واقعی دہشت گردی یا ان لوگوں کو ختم کرنا ہے تو اس کے لئے لوگوں کے ساتھ مشاورت بہت لازمی ہے، کیونکہ ہمارے اپنے حلقے اور علاقے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ وہاں پر کس طرح امن لے کر آنا ہے، اگر اس طرح ہم ڈرون سے لوگوں کے اوپر اٹیک کریں گے، ان کے اوپر شیلنگ کریں گے، ان کے اوپر ہم گولیاں برسائیں گے، میرے خیال میں اس سے امن نہیں آ سکتا، اس سے امن مزید بگڑ سکتا ہے، میرے خیال میں میڈم سپیکر صاحبہ، میں مختصر بات اس لئے کروں گا کہ بہت سے لوگوں نے بات کی بھی ہے اور کریں گے بھی لیکن یہ ابھی ہم نے سوچنا ہے، ہمارے جتنے بھی کولیگز یہاں پر بیٹھے ہیں، چاہے وہ ہمارے اپوزیشن سے ہیں، چاہے وہ ٹریژری سے ہیں، سب سے بڑی جو فساد کی جڑ ہے وہ Action in aid of civil power Ordinance, 2019 ہے، اس کو Repeal کرنا چاہیئے، اسی کو دوبارہ دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں اتنے زیادہ اختیارات جو 11-2010ء سے ملے تھے، پھر 2019ء میں اس کو دوبارہ اس پورے صوبے میں پھیلایا، میرے خیال میں اس کو ریورس کرنا چاہیئے یا Repeal کرنا چاہیئے، اس پر میرے خیال میں سارا ایوان میرے ساتھ اس بات پر متفق ہوگا کہ اگر ہم نے امن لانا ہے، پختونوں کو مزید شہادتوں سے بچانا ہے، پختون بچوں کو پڑھانا ہے، پختون خواتین کی عزت کرنی ہے، بوڑھوں کی عزت کرنی ہے، میرے خیال میں اس آرڈیننس پر غور ہونا چاہیئے، اس کو Repeal ہونا چاہیئے اور اگر یہ Repeal نہیں ہوا تو پختونخوا اور بلوچستان میں یہ امن و امان مزید بگڑے گا، کیونکہ طاقت کی زور سے کبھی بھی امن نہیں آ سکتا، اگر طاقت کی زور سے امن آ سکتا تو آج انڈیا کشمیر میں امن لاتا، آج انڈیا کشمیر میں جو روزانہ زور زبردستی، ظلم و ستم اور جبر کرتے ہیں، فسطائیت کرتے ہیں، لوگوں کے جذبات اور ابھر جاتے ہیں لیکن میرے خیال میں اگر وہی فارمولہ ہم یہاں پر کے پی اور بلوچستان میں آزمائیں، خاصکر پختون قوم پر کیونکہ میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ پختون قوم کے آزادی کی تاریخ پانچ ہزار سال قبل ہے، آپ اگر ایک قوم کو غلام بنانا چاہتے

ہیں تو اگر آپ ان کی تاریخ آزادی کو، ان کی Mindset کو، ان کی ذہن کو دیکھیں تو وہ آزاد قوم پیدا ہوا ہے، آزادانہ انہوں نے فیصلے کئے ہیں، اس کو اگر آپ غلام بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو دس ہزار سال لگیں گے، یہ 75 یا 70 سال میں آپ کا کیا مطلب ہے کہ پختون قوم کو غلام بنائیں گے، ذہنی غلام بنائیں گے، میں آج بھی خان صاحب کی اس Statement پر کھڑا ہوں کہ کسی بھی جگہ پر چاہے وہ پختونخوا ہو، چاہے وہ بلوچستان ہو، چاہے سندھ ہو، چاہے کشمیر ہو، اس میں ہم ملٹری آپریشن کو بالکل سپورٹ نہیں کرتے اور اگر ہماری حکومت بھی اس کو سپورٹ کرے گی تو میں بذات خود سپورٹ نہیں کروں گا، کیونکہ مجھے پتہ ہے، مجھے اندازہ ہے، میں اس مٹی کا رہنے والا ہوں، میں اس مٹی میں پیدا ہونے والا بچہ ہوں، مجھے پتہ ہے کہ زور زبردستی سے کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا اور نہ Militancy ختم ہو سکتی ہے، ہماری اتنی استطاعت نہیں ہے کہ ہم پانچ ہزار خوارج کو ٹھکانے لگا سکیں، جب ہم پانچ ہزار لوگوں کو ٹھکانے نہیں لگا سکتے، اس سے Militancy اور پروان چڑھ رہی ہے، لوگوں کے ذہنوں میں نفرت بڑھ رہی ہے، ہمارے جو بچے ہیں، ان کو آپ سن لیں کہ کیوں ان کے ذہن میں یہ نفرت بڑھ رہی ہے، اس ظلم سے، اس ستم سے اب اگر آپ نے جو بھی کرنا ہے کریں لیکن مشاورت سے کریں، ان علاقوں کے لوگوں کے ساتھ مشاورت کریں، یہ جو پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ مشاورت کریں، جتنے بھی آپریشن، تقریباً آج تک 21 آپریشن ہوئے ہیں، میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے کیا نتائج اخذ ہو گئے؟ اس سے کیا امن آگیا ہے؟ اب آپ اگر دو سو اور بھی آپریشن پختونوں کے خلاف کریں تو میرے خیال میں تب بھی امن نہیں لا سکتے، امن تب آئے گا، جب آپ لوگوں کو اپنے ساتھ ملائیں گے، جب آپ لوگوں کو اپنے سینے سے لگائیں گے، جب آپ اپنے لوگوں کو اپنا سمجھیں گے، آپ انڈیا کے ساتھ، آپ امن کے داعی ہیں، امن کے خواہش مند ہے لیکن اس کو اپنا دشمن بھی کہتے ہو، یہاں خیبر پختونخوا میں جب بچے یہاں پر شہید ہو رہے ہیں، ہماری خواتین شہید ہو رہی ہیں، ہمارے بوڑھے شہید ہو رہے ہیں، ہمارے نوجوان شہید ہو رہے ہیں، ان کے خلاف آپ زور کا استعمال کر رہے ہو تو کس طرح یہ امن آئے گا؟ یہ لوگ مزید بگڑ جائیں گے، ان کے دلوں میں مزید نفرت پیدا ہو گی، خدارا میری یہ Suggestion ہے کہ اگر ہم نے امن لے کر آنا ہے تو یہ ساری اسمبلی متفقہ فیصلہ کرے کہ اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ اس Recommendation کو پھر وہاں پر جو ہمارے چیف منسٹر صاحب ہیں، ان کے پاس لے کر جانا چاہیئے، ان کو پھر ان ریاستی اداروں کے ساتھ میٹنگز کرنی چاہیئں، یہ جو آپ نے طریقہ اپنایا ہوا ہے، یہ بالکل غلط طریقہ ہے، اس سے نہ امن آسکتا ہے، نہ اس سے سلامتی آسکتی ہے، نہ اس سے Militancy ختم ہو سکتی ہے، Militancy جب ختم کریں گے تو تب آپ امن لائیں گے، جب آپ لوگوں کو اپنے ساتھ ملائیں گے، لوگوں سے مشاورت کریں گے، لوگوں کے نمائندوں کے ساتھ مشاورت کریں گے، میرے خیال سے میں مزید اس پر بات نہیں کروں گا، کیونکہ آج میں نے کچھ Suggestions اس لئے دی ہیں جو ہمارے اپوزیشن کے لوگ ہیں، میں چاہتا ہوں کہ یہ بھی اس طرح کے Suggestions دے دیں تاکہ ہم متفقہ طور پر یہ جو اسمبلی ہے، یہ جو ممبران ہیں، یہ ان لوگوں نے بھیجے ہوئے

ہیں، جن کو باقاعدہ ان لوگوں نے الیکٹ کیا ہے، یہ اس لئے کہ سب سے اولین جو ہمارا فرض ہے، وہ امن اور سلامتی ہے، اگر ہم امن اور سلامتی دے سکتے ہیں تو ہم ترقی بھی دے سکتے ہیں، ہم خوشحالی بھی دے سکتے ہیں، اگر ہم امن اور سلامتی نہیں دے سکتے تو پھر ہم نہ تعلیم دے سکتے ہیں، نہ ترقی دے سکتے ہیں اور نہ خوشحالی دے سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ڈاکٹر امجد صاحب۔ جناب اورنگزیب خان صاحب۔

جناب اورنگزیب خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ، یقیناً گاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن پر بات ہو رہی ہے، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 2006ء سے لے کر 14-2013ء تک ایکس فاٹا نے جو نقصان اٹھایا ہے، میرے خیال میں وہ پورے پاکستان کے سامنے ہے، میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس وقت خاص کر ایکس فاٹا باجوڑ سے لے کر Specially خیبر اور ہمارا جو اورکزئی ایریا ہے، جب دوبارہ یہ دہشت گردی کی لہر سٹارٹ ہوئی تو عوام نے مختلف مقامات پر احتجاج، جلسے اور جلوس کرائے، وہ اس لئے کہ حکومت پاکستان اور تمام جو ہمارے ریاستی ادارے ہیں، ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایکس فاٹا میں امن پسند لوگ ہیں، 2006ء کے آپریشن میں ہم نے جو نقصان اٹھایا یہ بھی پوری اسمبلی کو پتہ ہے، آج تک وہاں کے لوگوں کا جو حال ہے، ان کے پاس نہ گھر ہے، گورنمنٹ نے جو وعدے کئے تھے وہ بھی پوری نہیں ہوئے، میں نے بار بار ہر میٹنگ میں اور اسمبلی فلور پر یہ آواز اٹھائی کہ 2014ء میں آپریشن کے بعد جو لوگ علاقے میں واپس گئے تھے، اس کے بعد ان پر ایک نیا طوفان انضمام کی شکل میں ایکس فاٹا پر نازل کیا، اسی ٹائم بھی ایکس فاٹا کے تمام قبائلی مکتبہ فکر مشران، انہوں نے کہا کہ ہم زخمی ہیں، ہمارے لئے Rehabilitation andre-construction مکمل کریں، ہم انضمام کے حق میں نہیں لیکن اوپر سے اتنا پریشر اور دباؤ تھا کہ اتوار کے دن اسمبلی میں یہ بل پاس کر کے ایکس فاٹا پر ایک بم گرایا، وہ دور (ن) لیگ کا تھا، آج تک ہم اس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، ہمارے ساتھ انضمام میں جو وعدے کئے تھے وہ بھی پوری نہیں کئے، اب جب ان کو پتہ چلا کہ ہم نے جو انضمام کیا وہ ہم نے غلط طریقے سے کیا، آج پتہ نہیں کہ وہ دوبارہ ریورس جا رہے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں ایک چیز بتا دوں، قبائلی علاقوں کے ساتھ جو مذاق، جو صورتحال چل رہی ہے، یہ مزید نہیں چلے گی، ابھی اس وقت باجوڑ کی جو صورتحال ہے، خیبر یا ہمارے ڈسٹرکٹ اورکزئی لوگوں کے تحفظات ہیں، چلو باجوڑ میں تو 2000 یا 2500 دہشت گرد ہیں، اسی طرح خیبر میں ایسے علاقے بھی ہیں کہ وہاں پر بھی 15,20 یا 40 تک دہشت گرد ہونگے، میں آج اس اسمبلی فلور پر ایک ضروری وضاحت کرانا چاہتا ہوں کہ فاٹا نے کافی نقصان اٹھایا، ابھی ہمارے اداروں اور فوج کے مابین جو فاصلے ہیں، اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے، میڈم سپیکر صاحبہ، میں بحیثیت ایک ممبر، ایک نمائندہ یہ واضح بتانا چاہتا ہوں کہ عوام اور اداروں کے بیچ میں جو فاصلے ہیں وہ میرے خیال میں نزدیک ہونے چاہیئے، اداروں کو بھی یہ کرنا چاہیئے کہ عوام کو مطمئن کریں، عوام کو بھی چاہیئے کہ تسلی بخش جواب سنیں، اگر آپ لوگ تسلی بخش ہیں تو میرے خیال میں یہ جو فاصلے ہیں، یہ دور ہونے چاہیئے، ابھی وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے فاٹا سے Step by step جو

کمیٹی مقرر کی ہے، میرے خیال میں یہ ایک واحد Solution ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کمیٹی میٹنگ کے بعد ہم نے ایک گرینڈ جرگہ کرنا ہے، اس گرینڈ جرگے میں حتمی فیصلے ہونے چاہیئے، اس میں ہمارے سیکیورٹی کے تمام ادارے بھی ہوں گے، ہمارے قبائلی مشران بھی ہوں گے، ہمارا جو صوبائی حکومت ہے، وزیر اعلیٰ صاحب اور تمام ممبرز بھی ہوں گے، اس میں پالیسی وضع کریں گے کہ کس طرح ہم دہشت گردی کنٹرول کریں گے، اس میں وہاں پر سب سے پہلی بات جو کہ افغانستان ہمارا ایک Nearest قریبی ملک ہے، میں سمجھتا ہوں کہ مذاکرات کے ذریعے افغانستان کے ساتھ بات چیت ہونی چاہیئے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جب تک افغانستان میں امن نہیں آئے گا، میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں امن نہیں آسکتا ہے، کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جرگوں کے ذریعے پہلے بھی ہم نے بات چیت کی تھی، الحمدللہ مذاکرات کامیاب ہوئے تھے، آج بھی وہی عمل ہونا چاہیئے، جب افغانستان سے ہمارے مذاکرات کامیاب ہوں گے تو ان شاء اللہ فاٹا میں بھی امن ہوگا، جب ایکس فاٹا میں امن آئے گا تو پورے پاکستان میں امن ہوگا، لہذا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ عوام، سیکیورٹی فورسز اور پولیس کو مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے، تب حالات کنٹرول ہوں گے، ہم Specially Ex-FATA کے لوگ جو آج Confuse ہیں، جس طرح میں نے پہلے ذکر کیا کہ عوام کے جو تحفظات ہیں، میرے خیال میں ابھی Specially خیبر کی میں بات کر رہا ہوں، خیبر، اورکزئی یا باجوڑ کے جو لوگ ہیں، ہمارے اوپر جب دہشتگرد آتے ہیں، گھروں میں جب Enter ہوتے ہیں، اگر ان کو ہم گھر خالی نہیں کریں گے یا ان کی خدمت نہیں کریں گے تو وہ زبردستی سے کرانا چاہتا ہے، عوام کے ساتھ یہ جو ظلم ہو رہا ہے، زبردستی ہو رہی ہے، میرے خیال میں یہ ہم بھی جانتے ہیں، یہ پورا ایوان بھی جانتا ہے کہ اس کی Clearance کس طرح ہونی چاہیئے؟ میڈم سپیکر صاحبہ، میں اپنے اورکزئی کی بات کروں گا، ہم نے دو دن پہلے ایک لائحہ عمل تیار کیا کہ ہم نے علاقے میں کوئی دہشت گرد نہیں چھوڑنا ہے، بالکل ایمانداری کے ساتھ، بہادری کے ساتھ، کسی کو بھی پتہ ہو تو وہ پولیس والوں کو، ڈی پی او کو بتانا چاہیئے کہ فلانا جگہ میں یا فلانے ایریا میں دہشتگرد رہتے ہیں، ان کی نشاندہی کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم پھر دیکھتے ہیں کہ ادارے اور پولیس والے ایکشن لیتے ہیں یا نہیں لیتے، جس طرح میں نے پہلے بتایا کہ ہم نے کافی نقصانات اٹھائے ہیں، اب ہم اور نقصانات برداشت نہیں کر سکتے، سیکیورٹی فورسز کو چاہیئے کہ وہ سرحدوں کو کنٹرول کریں، یہ ان کی ذمہ داری ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جب سرحدیں کنٹرول ہوں گی، عوام پولیس کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ان شاء اللہ اندرونی جو معاملات علاقوں میں ہیں، وہ پولیس اور عوام کنٹرول کریں گے لیکن اس کے لئے عملی اقدامات اٹھانا چاہیئے، آخر میں محترمہ سپیکر صاحبہ، میں Humble request کروں گا، میں نے پہلے بھی سپیچ میں یہ ذکر کیا کہ فاٹا کے عوام میں جو پولیس اہلکار ہیں، آپ کو بھی اچھی طرح پتہ ہے، آپ کا بھی چترال سے تعلق ہے، ہماری ادھر لیویز ہے، Merging کے بعد وہ لیویز سے پولیس میں Convert ہو گئے لیکن وہ اتنے Expert نہیں ہیں، ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے تین سو نئی پولیس Vacancies کا اعلان کیا، میں اس کا دل سے شکر گزار ہوں، وہ تین سو جو Vacancies ہیں، عوام کے یہ بھی تحفظات ہیں کہ اس کے لئے

Propertrainingدی جائے تاکہ وہ کل حالات کا مقابلہ کر سکیں، میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ان کو Proper bombproofگاڑیاں دینی چاہیئے، سپیشل مر جڈ ایریا، ایکس فاٹا میں اور پولیس کو جدید اسلحہ دینا چاہیئے، میں یہ بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جتنی بھی پولیس چیک پوسٹیں ہیں، ان کے پاس وہی پرانے زمانے کی بندوقیں ہیں، آج آپ کو پتہ ہے کہ دہشت گردوں کے پاس جو اسلحہ Sniperہے، جب بھی پولیس والے اپنی پوسٹ سے باہر نکلتے ہیں تو دہشت گرد اپنی پوسٹ سے Sniperکے ذریعے ان کو مارتے ہیں، پولیس والے ان کا کدھر سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، چند دنوں کی بات ہے، میں اپنے علاقے کی بات کرتا ہوں، پولیس والوں نے اپنی پوسٹیں خالی کیں ہیں کیونکہ ان کے پاس وسائل نہیں ہیں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو دہشت گردی ہے، یہ اس طرح کنٹرول نہیں ہو گی، پولیس کو، میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ پولیس کو Proper facilityدینی چاہیئے، ان شاء تعالیٰ ہم پولیس پر فخر بھی کرتے ہیں، پولیس نے کافی مقابلہ بھی کیا ہے، ہمارے پورے ایکس فاٹا کے عوام پولیس کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ان شاء اللہ دہشت گردوں کا مقابلہ کر کے ایکس فاٹا اور پاکستان کو ہم آزاد کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ۔ اورنگزیب خان، محترمہ ایمن جلیل صاحبہ، یہ ایمن جلیل صاحبہ کا مائیک On کریں پلیز۔

<u>محترمہ ایمن جلیل جان:</u> شکریہ۔ محترمہ سپیکر، میں سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں، جنہوں نے مجھے اس ایوان کا رکن بنایا، میں اپنی پارٹی کی بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے مجھے عوام کی نمائندگی کرنے کا موقع دیا، محترمہ سپیکر صاحبہ، عام طور پر ایک نئی ممبر کی سپیچ کا آغاز Dedication, motivation, passionاور مستقبل میں آنے والے منصوبہ بندی پر مبنی ہوتا ہے مگر آج میں اپنے الفاظ میں درد اور اپنے دل میں سوال لا کر کھڑی ہوں، میں آج ہر ایک اس بندے کو Representکر رہی ہوں جو عزت، حفاظت اور امن کا طلبگار ہے، Respected Speaker,today the problem we face is not political differences personal interest and blame game but the main and major issue is security and peace۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، کے پی میں امن کا مطالبہ ہر ایک گھر، ہر گلی اور ہر ایک ضلع میں گونج رہا ہے مگر افسوس تو مجھے اس بات کا ہے کہ اس ایوان سے امن کے بجائے اپنے جلسوں کی Campaignاور الزام تراشی کی آوازیں گونجتی ہیں، میں تو اس امید سے آئی تھی، مجھے تو یہ لگا تھا کہ ہم اس ایوان سے متحد ہو کر فلسطین میں غزہ کے بچوں کے لئے اور کشمیر کے حق میں آواز اٹھائیں گے مگر افسوس تو مجھے اس بات کا ہے کہ اس ایوان سے ہم اپنے صوبے کے لئے اور اپنے صوبے کے امن کے لئے بھی ایک پیج پر نہیں، ہم لوگ سپیچز کرتے ہیں، یہاں پر بیٹھے میرے بھائی سپیچز کرتے ہیں، روزانہ امن کے ایجنڈے پر سپیچز ہوتی ہیں، حکومت کی طرف سے روڈ میپ ہے یا نہیں، ہم عوام کو جوابدہ ہیں، ہم اپنے صوبے کو جوابدہ ہیں لیکن ہم اپنے صوبے کو کب جواب دیں گے؟ یہ امن اور سیکیورٹی کے ایشوز بہت سیریس ہیں، ہمیں اسے سیریس لینا بھی چاہیئے، اس کے ساتھ ساتھ مزید میں ایک بات پر

روشنی ڈالنا چاہوں گی کہ امن کا ایجنڈا جاری رہے، ہم اس پر مزید بھی بات کریں مگر جو Important بات ہے، جس نے میرے دل پر اثر ڈالا ہے وہ حکومت جو پچھلے کئی سالوں سے خواتین اور اقلیتوں کے حقوق پر بات کرتی آ رہی ہے، ان کے گیت گاتی آ رہی ہے مگر افسوس مجھے اس بات کا ہے کہ اس دن یہاں پر بیٹھے ہر ایک مرد نے عورت کی توہین کی، یہاں پر بیٹھی Reserve seat کی ممبرز کی توہین کی، یہاں پر بیٹھے گیلری میں یوتھ آئے ہوئے تھے، ہم نے اپنی پارلیمنٹ سے یوتھ کو کیا Image دیا کہ یہاں پر عزت کو ایسے پامال کیا جاتا ہے، اختلافات کی آڑ میں عزتوں کو اس طرح پامال کیا جاتا ہے، ہم نے اپنے یوتھ ممبرز کو یہ سکھایا؟ ہم خیبر پختونخوا سے ہیں، پختون کا وہ علاقہ، پختون کی وہ اسمبلی جہاں پر عورتوں کی عزت ہوتی، سروں پر چادریں پہنائی جاتی ہیں، جہاں پر عورتوں کی عزت میں سر نیچے جھکائے جاتے ہیں لیکن یہاں پر عورتوں کو اس طرح طنز کا نشانہ بنایا جاتا ہے، یہ ہے عورتوں کی عزت، Being a youngest parliamentarian. I thought I will learn many new things, many positive things but sorry to say I felt insulted not just for myself but for youth, women and the voices I represent. Respected speaker، میں اس بات سے بھی متفق ہوں کہ Criticism کرنا ہر کسی کا حق ہے مگر Criticism کے نام پر Disrespect کرنا کہاں کی سیاست ہے، ہم یہاں پر کسی کے گھر کی لائی ہوئی کرسیوں پر نہیں بیٹھے ہیں، ہم یہاں پر قانون کی حیثیت سے یہاں پہلے بھی بیٹھے تھے، آج بھی ہم قانون کی حیثیت سے یہاں پر موجود ہیں، میں آخر میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ یہ سارے اختلافات کو سائیڈ پر رکھ کر Blame game, personal interest, power politics کو سائیڈ پر رکھ کر اس صوبے کے بارے میں سوچیں، ایک Constructive approach کو لے کر چلیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، مزید میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اگر ہم نے آج خود کو نہ بدلہ، اگر ہم نے آج خود کو نہ بدلہ تو ہماری آنے والی نسلیں ہمیں کبھی نہیں معاف کریں گی۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ ایمن صاحبہ۔ جناب سہیل خان آفریدی صاحب۔

<u>جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات):</u> **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔**

؎ اندھے نکالتے ہیں چسرے سے میرے نقص
بہروں کو شکایت ہے کہ غلط بولتا ہوں میں

(تالیاں)

میڈم سپیکر صاحبہ، میری بہن نے سب کا شکریہ ادا کیا لیکن جن کا Main کردار تھا وہ بھول گئی، میں نام یاد دلاؤں کہ فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر صاحب اور چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کا، آپ کو یہاں ایم پی اے بنانے میں پورا پورا کردار رہا ہے (شیم / شیم) میڈم سپیکر صاحبہ، یہ جو ظلم، بربریت اور فسطائیت پاکستان تحریک انصاف 09 اپریل

2022ء سے آج تک دیکھ رہی ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں نہ کبھی دیکھی ہے، نہ کبھی سنی ہے اور نہ ہی کبھی سوچا ہے، 05اگست کو جس طرح پنجاب میں ہماری ماؤں اور بہنوں کو ایک دفعہ پھر سڑکوں پر گھسیٹا گیا، میں یہ بھی چاہ رہا تھا کہ غلط طریقے سے آئی ہوئی ہماری یہ بہنیں شاید ان پر آواز اٹھائیں لیکن انہوں نے وہ گوارہ نہیں کیا، چلیں بحر حال وقت ایک جیسا نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اندھیرے ختم ہونے والے ہیں، ظلم کا دور ختم ہونے والا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ میرا لیڈر آنے والا ہے، پاکستان پر ایک دفعہ پھر Rule of law ہوگا، Supremacy of Constitution ہوگی، جس میں ان لوگوں کو پھر موقع نہیں ملے گا ان شاء اللہ (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، میں خصوصی طور پر آج جو میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے جو کل ٹویٹ کی تھی، میرا شعور اور میری سوچ تو اپنے لیڈر جتنی نہیں ہے لیکن کوشش کروں گا کہ انہوں نے جو کل ٹویٹ کی تھی، اس کی تھوڑی بہت تشریح اپنے ناقص عقل کے مطابق کروں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے پہلے تو میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے پاکستانیوں کو خراج تحسین پیش کیا کہ وہ جس طرح ظلم، بربریت، فسطائیت اور لاقانونیت کے خلاف روڈوں پر نکلے، ہم اس اسمبلی کے فلور سے ہمارے جتنے بھی پارلیمنٹیرین ہیں، ہم یہاں سے بھی پوری پاکستانی قوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ان کو سلام پیش کرتے ہیں (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، عمران صاحب نے کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک کسی ڈکٹیٹر مارشل لاء دور میں بھی اس قدر ظلم نہیں ہوا، جتنا عاصم لاء میں عاصم منیر کر رہا ہے، عمران خان صاحب نے کل ٹویٹ میں یہ کہا، یہ کیوں کہا؟ میڈم سپیکر صاحبہ، ہم دیکھ رہے ہیں کہ 09 اپریل 2022ء سے لے کر آج تک سب سے پہلے میرے لیڈر، میرے قائد نے اسمبلیاں Dissolve کیں، انہوں نے اقتدار کو، کچھ لوگ اس کو اپنی مٹھی میں کرنا چاہ رہے تھے، اس کو لات دے کر اسمبلیوں سے باہر چلا گیا، اس کی یہ سوچ تھی کہ پاکستان میں عدلیہ آزاد ہے، پاکستان میں 90 دن کے اندر اندر الیکشن ہوگا لیکن بدقسمتی سے آئین پاکستان کو روندھا گیا، 90 دن کے بجائے تقریباً ڈیڑھ سال بعد الیکشن ہوا لیکن پوچھنے والا کوئی نہیں ہے، عاصم لاء میں کچھ مخصوص ٹولہ اتنا طاقت ور، اتنا مضبوط ہے کہ وہ جب چاہے قانون کو لات مارے، جب چاہے آئین پاکستان کو لات مارے، آئین پاکستان کو لات مارے، جب چاہے عدالتوں سے اپنے حق میں فیصلے کروائیں، مارشل لاء میں بھی ہمیں یہ دیکھنے کو نہیں ملتا لیکن ابھی دیکھنے کو مل رہا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میرا لیڈر، میرا قائد جناب عمران خان صاحب کہتے ہیں کہ موجودہ دور کا موازنہ صرف یحییٰ خان کے دور سے کیا جا سکتا ہے، جب عوامی رائے کو روندنے کی غرض سے مجیب الرحمان کی پارٹی اور عوام پر فسطائیت کے پہاڑ توڑے گئے، محض اپنے اقتدار کے لئے ملک کو دولخت کر دیا تھا، آج کے جو حالات ہیں، 08 فروری 2024ء کو پاکستانی قوم نے صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف عمران خان کو ووٹ دیا، آج جو اقتدار میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ غلط اور جعلی طریقے سے، ان کو صرف اور صرف 17 سیٹیں ملی تھیں جو پارٹی بھاری اکثریت سے جیت چکی تھی، ابھی وہ آج اپوزیشن میں وہاں بیٹھی ہوئی ہیں، اس کا کیا مقصد تھا؟ اس کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ پاکستان میں ایک دفعہ پھر لاء اینڈ آرڈر سیچویشن بنے، بنگلہ دیش اور پاکستان

جیسے حالات بنیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جو سیٹیں ہم نے ان سے بچاکر رکھی تھیں، جہاں پر دھاندلی کو ہم نے روکا تھا تو چھبیسویں آئینی ترمیم سے جس طرح انہوں نے عدلیہ کو مفلوج کر دیا ہے، آج وہ سیٹیں بھی ہم سے یہ چھین رہے ہیں، اپوزیشن لیڈر ہمارے Opposition leader of the National Assembly, Opposition Leader of the Senate andOpposition Leader of Punjab Assembly، یہ کوئی معمولی عہدے نہیں ہیں، اگر ملک میں واقعی جمہوریت ہو، ملک میں واقعی جمہوری پارٹیاں ہوں تو یہ عہدے بہت بڑے ہیں لیکن ان کو بے توقیر کیا گیا، جمہوریت کو ایک دفعہ پھر ذلیل کیا گیا وہ کس لئے صرف ایک شخص کے لئے، اس میں فائدہ بھی صرف ایک شخص کا ہے، اس میں فائدہ نہ پاکستان کا ہے، نہ پاکستانی قوم کا ہے، نہ جو ادارے ہیں، ان میں نیچے لوگوں کا، صرف ایک شخص کا ہے، کچھ سیاسی پارٹیوں کو جو تھوڑی ہڈیاں دی گئی ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کا انجام بھی بہت برا ہونے والا ہے، میرا لیڈر، میرا قائد مزید کہتا ہے کہ آج ملک میں جو ہو رہا ہے وہ سقوط ڈھاکہ کی دور یاد تازہ کرتا ہے، تب بھی جمہوریت کا گلا گھونٹ کر قانون کی بالادستی کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا تھا، میڈیا کی آزادی اور احتجاج کا حق چھین لیا گیا تھا، ملک میں صرف جنگل کا قانون نافذ تھا، اس جبر کے نظام سے نجات صرف تب ممکن ہے، جب یہ قوم یکجا ہو کر کھڑی ہو گی، میڈیا کی آزادی تو کافی دیر سے ختم تھی لیکن بد قسمتی سے ایک مخصوص ٹولے کے پیچھے اگر سوشل میڈیا پر بھی کوئی بات کرتا ہے تو اس کو اٹھا لیا جاتا ہے، اس کو غائب کر دیا جاتا ہے، میڈیا کا سب سے بڑا نام جناب ارشد شریف شہید اس کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا کیونکہ وہ بادشاہ کو ننگا کر رہا تھا وہ بادشاہ کے خلاف کھل کر بول رہا تھا، بے دردی سے ان کو شہید کر دیا گیا، صحافت کا دوسرا بڑا نام عمران ریاض اس کو سچ بولنے کی وجہ سے اٹھا لیا گیا تھا، اس سے آواز چھیننے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اللہ کا شکر ہے، ان کا اللہ پر ایمان مضبوط تھا، ان کو اپنی آواز واپس تو مل گئی لیکن الحمد للہ آج بھی وقت کے یزید کے خلاف حق کی آواز بلند کر رہا ہے، اس طرح بہت سارے صحافی ملک چھوڑ کر چلے گئے، میڈیا کی آزادی نہیں ہے، سوشل میڈیا کی آزادی نہیں ہے، احتجاج کی آزادی نہیں ہے، ان کے خلاف جو بھی آواز اٹھاتا ہے، ان کو اٹھا لیا جاتا ہے یا مار دیا جاتا ہے۔ 26 نومبر کو ہم نے دیکھا کہ انہوں نے ہمارے کارکنوں کو کس طرح بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، 14 اگست کو میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے دوبارہ کال دی ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ جس طرح 05 اگست کو پوری قوم نکلی، حقیقی آزادی کے لئے جس طرح 14 اگست 1947ء کو ہم نے پاکستان آزاد کیا تھا، ان شاء اللہ 14 اگست 2025ء کو اس ملک میں حقیقی آزادی کے لئے ہر نوجوان پاکستان کا ہر شہری روڈوں پر ہو گا، اس کا صرف ایک ہی نعرہ ہو گا کہ عمران خان زندہ باد، پاکستان زندہ باد، حقیقی آزادی زندہ باد (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، میرے لیڈر، میرے قائد نے مزید کہا ہے کہ میں اس ڈاکو differ alliance کے آگے کبھی نہیں جھکوں گا، عاصم لاء کو کبھی تسلیم نہیں کروں گا، خواہ مجھے ساری زندگی بھی جیل میں رہنا پڑے، میں اس کے لئے تیار ہوں، ہم اپنے لیڈر، اپنے قائد جناب عمران خان صاحب کو کہتے ہیں کہ ظلم کو، اس یزیدیت کو، اس فرعونیت کو آپ کا ہر کارکن بھی نہیں مانتا، ہم اس سے

پہلے بھی بغاوت کر چکے ہیں، اب بھی بغاوت کرتے ہیں، ہمیں کوئی جیلوں کا خوف نہیں ہے، ہم سے چاہے پورے پاکستان کی جیلیں بھی بھر جائیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے لیڈر، اپنے قائد جناب عمران خان صاحب کے ساتھ، عمران خان صاحب کے نظریئے کے ساتھ ہم پہلے بھی کھڑے تھے، اب بھی کھڑے ہیں، ان شاء اللہ وتعالیٰ آخری سانس تک کھڑے رہیں گے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے آخر میں، سب سے ضروری، عمران خان صاحب نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں آپریشن صرف اور صرف تحریک انصاف کو کمزور کرنے کے لئے ہو رہا ہے، میرا لیڈر میرا قائد 2004ء سے لے کر آج تک ملٹری آپریشن کے خلاف ہے، جس طرح ہمارا لیڈر، ہمارا قائد جناب عمران خان صاحب ملٹری آپریشن کے خلاف ہیں، ڈرون اٹیکس کے خلاف ہیں، خیبر پختونخوا کی یہ حکومت، پاکستان تحریک انصاف کی یہ حکومت بھی ملٹری آپریشن اور ڈرون اٹیکس کے مکمل خلاف ہے، ان شاء اللہ وتعالیٰ ان کو کبھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جو حالات خود ساختہ خراب کئے گئے ہیں، خاص کر میرے خیبر اور میرے تیراہ میں یہ سوچی سمجھی سازش کے تحت ہوئے ہیں، 2018ء میں ڈی جی آئی ایس پی آر کا بیان ہے کہ ہم نے آپریشن کر دیا ہے، یہ سارے علاقے کلیئر ہو چکے ہیں، باجوڑ بھی کلیئر تھا، خیبر بھی کلیئر تھا، وزیرستان، کرم اور اورکزئی ہمارے جتنے بھی ایف آر زتھے، سب کلیئر ہو چکے تھے لیکن رجیم چینج آپریشن، لندن پلان میں ایک دفعہ پھر ان دہشت گردوں کو خیبر پختونخوا میں کچھ ڈالروں کے عوض لایا گیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہم چیختے رہے، ہم چلاتے رہے، Good and bad میں ہم نہیں پڑتے لیکن یہ جب آئے، ان کو پروٹوکول کے ساتھ لایا گیا، آج میرے تیراہ کے یہ حالات ہیں کہ رات کو بندوقوں کے ساتھ کچھ لوگ گھروں پر آتے ہیں کہ ہمیں کھانا کھلاؤ، جب کھانا کھلاتے ہیں تو صبح کو ہمارے فوجی بھائی آجاتے ہیں کہ کھانا کیوں کھلایا، ان کو اٹھا لیتے ہیں، اگر کھانا نہیں کھلاتے تو ان کے ہاتھ میں بندوقیں ہوتی ہیں وہ ہمیں مار دیتے ہیں، ہم جائیں کہاں؟ کھانا کھلاتے ہیں تب بھی مارے جاتے ہیں، نہیں کھلاتے تب بھی مارے جاتے ہیں، ہمارا سوال یہ ہے کہ اس اسلحہ کے ساتھ یہ لوگ ہمارے گھروں تک پہنچے کیسے؟ سب سے پہلا اور سب سے بڑا مطالبہ کہ یہ لوگ ہمارے گھروں تک پہنچے کیسے؟ بارڈر تو آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے، Fencing تو آپ لوگوں نے کی ہے، 50 سے، 100 سے، ایک ہزار سے زیادہ آپریشنز آپ کر چکے ہیں تو پورے پاکستان میں، دہشت گردی کیوں ختم نہیں ہو رہی؟ میڈم سپیکر صاحبہ، اگر کوئی بندہ، کوئی شخص اسلحہ کے ساتھ میرے گھر پر آتا ہے تو یہ ان کا Intelligence failure ہے، یہ میرا Failure نہیں ہے، اگر بارڈر پر Fencing کے باوجود یہ لوگ میرے پاکستان میں آتے ہیں تو یہ میرا قصور نہیں ہے، یہ ان کا Intelligence failure ہے، ان کی مرضی سے آتے ہیں، یہ ملوث ہیں اس میں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جب ڈرون اٹیک ہوتا ہے تو معصوم لوگوں کی جانیں جاتی ہیں، یہ اس کو Collateral damage کا نام دے دیتے ہیں، وہاں پر معصوم بچے یتیم ہوتے ہیں، وہاں پر ہماری مائیں، بہنیں بیوہ ہوتی ہیں، یہ لوگ اس کو Collateral damage کہتے ہیں، بے غیرتی کا نام دے دیتے ہیں، اگر اس Collateral damage میں کسی وزیراعلیٰ کا بیٹا ہوتا، کسی گورنر کا بیٹا ہوتا، کسی وزیراعظم کا بیٹا ہوتا، کسی پریذیڈنٹ

کا بیٹا ہوتا، کسی جرنیل کا بیٹا ہوتا یا کسی چیف جسٹس کا بیٹا ہوتا تو کیا اس کو Collateral damage کا نام دے دیتے؟ آپ کی چیک پوسٹوں پر ہوائی فائرنگ ہوتی ہے، ہماری ناک میں دم ہو جاتا ہے، کرفیو لگا دیتے ہیں، گھر گھر سرچ آپریشن ہو جاتا ہے لیکن ہمارے معصوم لوگ جب مرتے ہیں تو پھر ہم کیا کریں، ہم آپ کی چیک پوسٹوں پہ دھاوا بولیں؟، آپ لوگوں کو چیک پوسٹوں سے نہیں نکالیں گے، ہم کیا کریں، ہم کہاں جائیں، آیا سارا قصور صرف عوام کا ہے؟ ٹیکس ہم دیتے ہیں، پاکستان میں تمام سرکاری آفیسر ہمارے ٹیکس سے پلتے ہیں، ہمارے محافظ ہیں، یہ ہمارے ہی قاتل بنے ہوئے ہیں، ججوں کو ہم تنخواہیں دیتے ہیں کہ ہمیں انصاف دلائیں، وہ صرف فیصلے کرتے ہیں چٹ پر، ہم جائیں کہاں؟ جب محافظ قاتل بن جائیں تو اس کی صرف اور صرف ایک سوچ ہوتی ہے کہ ہماری عدلیہ آزاد ہے؟ ہم عدلیہ کے پاس جائیں گے وہ ہمارے حق میں فیصلے کریں گے؟ یہاں پر انہوں نے چھبیسویں آئینی ترمیم سے عدلیہ ہی مفلوج کر دی، ہم جائیں کہاں؟ ایک ہی طریقہ تھا ہمارے پاس کہ ہم پرامن مظاہرہ کریں، تیراہ میں ہم لوگ نکلے، ہم نے احتجاج کیا تو وہاں پر اس ملٹری فورسز نے ہم پر سیدھی فائرنگ کی، 13 سے زیادہ لوگوں کو زخمی کیا، 5 سے زیادہ لوگ وہاں پہ شہید ہوئے، پھر 15 لاکھ روپے کا اعلان کر دیتے ہیں کہ بس بات ختم۔ میڈم سپیکر صاحبہ، 1947ء سے لے کر 2024ء تک جنہوں نے جو کرنا تھا، جو کر چکے ہیں وہ ہو گیا، ابھی خیبر پختونخوا میں وہ لوگ آئے ہیں، جن کو نہ کسی کا باپ قیمت لگا سکتا ہے، جن کو نہ کسی کا باپ ڈرا سکتا ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ وتعالیٰ اپنی عوام کی مفادات سے پیچھے ہٹیں گے (تالیاں) ہم اپنی عوام کے ساتھ کھڑے تھے، کھڑے ہیں اور ان شاء اللہ کھڑے رہیں گے۔ ان اشعار کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

؎ وہ جو خواب تھے مرے ذہن میں
نہ میں کہہ سکا، نہ میں لکھ سکا
کہ زباں ملی تو کٹی ہوئی، کہ قلم ملا تو بکا ہوا

شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، وما علینا الا البلاغ۔

(تالیاں)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ سہیل خان آفریدی صاحب۔ جدون صاحبہ کو مائیک دے دیں پلیز، محترمہ اشبر جان جدون صاحبہ کا مائیک On کریں۔

<u>محترمہ اشبر جان جدون:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تھینک یو میڈم سپیکر، کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، سب سے پہلے Thanks to اللہ سبحان وتعالیٰ، جس نے مجھے اس معزز ایوان کا رکن بنایا، پھر میں اپنی لیڈر شپ کی بہت زیادہ مشکور ہوں، جنہوں نے مجھے یہاں پر آنے کا موقع دیا، میں آج ایجنڈے سے ہٹ کر تھوڑا سا کچھ کہنا چاہتی ہوں، ایک تو یہ کہ ابھی ہم آئے ہیں لیکن ایک بھائی نے اس دن بھی ہمیں ہی Criticize کیا، آج بھی جو میرا بھائی اٹھا، انہوں نے ہم ہی پر Criticize کیا، میں تھوڑا سا یہ آپ کو بتاتی چلوں کہ

یہ کہہ رہے ہیں کہ جنرل عاصم منیر کا اور چیف جسٹس کا بھی شکریہ ادا کریں، ٹھیک ہے، میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں، برملا شکریہ ادا کرتی ہوں (تالیاں) Because وہ میرے بڑے ادارے ہیں، ایک فوج کا ادارہ ہے جس کی میں بہت Respect کرتی ہوں، ایک میرا عدلیہ کا ادارہ ہے جو آئین اور قانون کے مطابق بھلے وہ میرے حق میں فیصلہ دے یا آپ لوگوں کے حق میں فیصلہ دے، مجھے اس کا احترام لازمی ہے، تھینک یو چیف جسٹس صاحب، تھینک یو عاصم منیر صاحب، اب آگے میں چلتی ہوں کہ یہ سیٹیں ہمیں جو کہتے ہیں کہ غیر آئینی ہیں، غیر قانونی ہیں، مجھے کوئی ایک بندہ یہاں پر بتادے کہ کس طرح یہ غیر آئینی اور غیر قانونی ہیں، اگر اسمبلی میں 26 reserved seats خواتین کی ہیں، پانچ یا چار جو بھی ہیں وہ مینارٹی کی ہے، اگر پوری اسمبلی میں ایک پارٹی کا ایک بندہ بھی جھنڈے تلے جیت کر آتا ہے تو وہ چھبیس سیٹیں صرف ان ایک بندے کو، اس پارٹی کو الاٹ ہوں گی، یہ میرا قانون کہتا ہے، باقی اگر سارے آزاد آتے ہیں تو Individuals کو الاٹ نہیں ہوتیں، جو گاجر، مولی، کاغذ، کتاب، شوز ان پر وہ الیکشن لڑ کر آتے ہیں، ان کو یہ Reserved seats الاٹ نہیں ہوتیں، یہ الاٹ کس کو ہوتی ہیں؟ یہ اس کو جو ایک پارٹی سے ایک سیٹ جیت کر ایوان میں آتی ہے، چھبیس کی چھبیس سیٹیں اس پارٹی کی ہوں گی، ان میں سے ایک بھی کسی آزاد کو نہیں ملے گی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جدون صاحبہ، آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں پلیز۔

محترمہ اشبر جان جدون: اب اگلی بات میں آپ کو بتاؤں کہ نالائقی ان کی اپنی Legal team کی تھی، اپنے پاؤں پر انہوں نے خود کلہاڑی ماری ہے، کیونکہ میرا لیڈر جناب آصف علی زرداری صاحب نے قومی اسمبلی میں کہا تھا کہ ہم انہیں نہیں گرائیں گے لیکن یہ خود گر گئے، ایسا ہی ہوا، یہ ہر بار خود کو گراتے ہیں، Legal team نے ان کے Intra-party election نہیں کرائے تھے، ان کو بار بار کہا گیا کہ Intra-party election کرواؤ، کیوں نہیں کروائے تھے، انہوں نے Intra-party election نہیں کروائے تو قانون کے مطابق ان سے ان کے Symbol چھین لیا گیا، بیٹ چلا گیا، یہ مولی، گاجر، شلغم پر الیکشن لڑ کر آئے ہیں، یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سیٹیں ہماری ہیں، ہم اپنی توہین اب بالکل بھی برداشت نہیں کریں گے (تالیاں) اس ایوان میں ہمارا بھی استحقاق ہے، ہم بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں، ہمیں یہ پوری پوری عزت دیں گے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جدون صاحبہ، آپ یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کے اوپر بات کریں، یہ باتیں ہم بعد میں کریں گے، یہ لاء اینڈ آرڈر پر بات اسپیشل ہے۔

محترمہ اشبر جان جدون: Sorry، لیکن بار بار Insult ہم بھی برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں پلیز، آپ سے گزارش ہے کہ آپ صرف لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں۔

محترمہ اشبر جان جدون: جی جی ٹھیک ہے، میں لاء اینڈ آرڈر پر بات کرتی ہوں کیونکہ انہوں نے تو ساری باتیں عمران خان پر کیں ہیں، لاء اینڈ آرڈر پر نہیں کیں لیکن پھر بھی میں کر دیتی ہوں، کوئی بات نہیں ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر آتی ہوں لیکن پہلے میں تھوڑا سا اپنے جذبات کا اظہار کر دوں، صرف تین منٹ دے دیں پلیز، تین منٹ، اب آگے بات یہ ہے کہ ہمارے یہ جو ادارے ہیں، اگر ہم ان کے تقدس کا خیال نہیں کرتے، معزز ایوان میں آپ دیکھیں کہ یہاں پر کتنے لوگ آئے ہوئے ہیں، کتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ہم جنہیں کہتے ہیں کہ خیرات میں ملی ہیں، یہ خیرات میں نہیں ملی ہیں، یہ آئین اور قانون کے مطابق ملی ہیں، ہم یہاں پر روز موجود ہوتے ہیں (تالیاں) ٹائم پر آتے ہیں، ٹائم پر جاتے ہیں، سب سے پہلا حق تو ہمارا ہے، ہم اس ایوان کا احترام کرتے ہیں، آپ لوگ تو جب مرضی ہوتی ہے، آتے ہیں، جب مرضی ہوتی ہے، جاتے ہیں، کسی کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایوان کا کیا تقدس ہوتا ہے، بہر صورت لاء اینڈ آرڈر پر بات میں کرتی ہوں کہ ہمارے صوبے میں نہیں، پورے ملک کی میں بات کروں گی، پورے ملک میں یہ حالات خراب کس لئے ہوئے ہیں، اسی لئے ہوئے ہیں کہ یہاں بھی گزشتہ 12 سالوں سے آپ لوگوں کی حکومت ہے، آپ لوگ، 12 سالوں میں مجھے بتائیں، میرا آپ سے سوال ہے کہ آپ نے لاء اینڈ آرڈر کا کیا کیا ہے؟ یہ سوال تو مجھے کرنا چاہیئے تھا، میرے لوگ مر رہے ہیں، میری عوام مر رہی ہے، بقول آپ کے کہ آپ کی طرف سے تو فوج کچھ نہیں ہے لیکن فوج میرا ایک ادارہ ہے، Law & Order maintain کرنے والے ادارے میرے ہیں، ان کے لوگ مر رہے ہیں، ان کے لوگ شہید ہو رہے ہیں، میں آپ سے سوال پوچھتی ہوں کہ 12 سالوں میں آپ نے کیا کیا ہے؟ مجھے اس کا جواب بھی ملنا چاہیئے، دوسری بات۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں ناں۔

محترمہ اشبر جان جدون: جی جی، لاء اینڈ آرڈر پر، Sorry میں لاء اینڈ آرڈر پر ہی بات کر رہی ہوں، دوسری بات یہ ہے کہ ہم لوگ پہلے جب آئے تھے، 2008ء سے 2013ء تک ہماری گورنمنٹ جو تھی، اس کو ایسی سیچویشن کا سامنا تھا کہ ہر روز ہم لاشیں اٹھاتے تھے، ہر روز بم بلاسٹ ہوتے تھے، ہر روز ہمارے سویلین مارے جاتے تھے، بازار میں عورتیں شاپنگ نہیں کر سکتی تھیں، مساجد میں لوگ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے، گرجا گھروں میں لوگ عبادت نہیں کر سکتے تھے، ہمارے مینارٹی کے لوگ بھی اس کے شکار ہوئے ہیں، ہم لوگ بھی اس کے شکار ہوئے ہیں، آج میرا خیال ہے، یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہوں گے، ان کے ہمسائے، ان کے رشتہ داروں میں سے، ان کے ہر محلے میں سے کوئی نہ کوئی بندہ، کوئی نہ کوئی فیملی اس کا شکار رہا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جب 2013ء تک تھوڑا بہت حالات پر قابو پا لیا گیا، سوات میں حکومت کی رٹ قائم کر دی گئی، وہاں پر پاکستان کا جھنڈا لہرا دیا گیا، جہاں پر مولانا فضل اللہ کا جھنڈا لہرایا ہوا تھا تو پھر اس کے بعد جو حکومت آئی، اس نے بھی Law and order maintain کرنے کے لئے آپریشن کا ہی سہارا لیا کیونکہ جب کوئی بات سے نہیں مانتا، جب سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلتا تو پھر انگلی کو تھوڑا سا ٹیڑھا کرنا پڑتا ہے، مطلب یہ ہے کہ میں اب بھی کہتی ہوں کہ 12 سالوں سے آپ لوگ ان کے ساتھ مذاکرات

کرتے رہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے، مجھے بتائیں؟ ان کو فنڈنگ ہوتی رہی ہے، اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے، مجھے بتائیں؟ میرا ٹیکس کا پیسہ جاتا رہا ہے، میری عوام کا ٹیکس کا پیسہ جاتا رہا ہے، کیا آپ لوگوں نے انہیں فنڈنگ نہیں کی؟ کیا انہیں نہیں کہا گیا کہ ہم ان کو دفاتر کھول کر دیں گے؟ وہ دفاتر ان کے لئے آپ لوگوں نے نہیں کھولے؟ کیا ان کے ساتھ جو گفت وشنید ہوئی ہے وہ ہمیں بتائی گئی ہے؟ کیا ان کو آپ نے منظر عام پر لائے ہیں؟ میرا سوال یہ ہے کہ آج بھی میرا ایک جانور بھی مرتا ہے، انسان کو تو میں توبہ استغفار، ایک انسان کی موت پوری انسانیت کا قتل ہے، ایک جانور بھی اگر مرتا ہے تو اس کا جواب بھی یہ حکومت دے گی۔ کیونکہ دریائے فرات کے کنارے پر اگر کتا بھی مر جائے گا تو حضرت عمر فاروقؓ نے کہا تھا کہ وہ اس کا بھی میں ذمہ دار ہونگا، ہم لوگوں کو یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے؟ یہ ہمارا کام نہیں ہے، صوبے میں امن وامان کو Maintain کرنا آپ حکومت کا کام ہے، آج ہم پھر اسی طرح کے حالات میں آ گئے ہیں، جب ہم 2008ء سے پہلے گھر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے، بچوں کو سکول بھیج کر ہمیں فکر ہوتی تھی، آج بھی ہم تقریباً اسی حالات میں آ گئے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں زیادہ نہیں بولوں گی، بس اتنا کہتی ہوں، بجائے اس کے کہ انہیں کہیں کہ یہ روزانہ یہاں پر بحث و مباحثہ کریں، تقریروں کا سہارا لیں، ان کو چاہیئے کہ یہ ٹھوس اقدامات کریں، مجھے بتائیں کہ میری حفاظت اس گورنمنٹ کے ذمہ ہے، میری حفاظت کا ذمہ اس گورنمنٹ کے اوپر ہے، مجھے بتائیں کہ انہوں نے میری حفاظت کے لئے، میرے بچوں کی حفاظت کے لئے، میری عوام کی حفاظت کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے؟ تھینک یو کہ آپ نے موقع دیا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو جدون صاحبہ، جناب عجب گل وزیر خان صاحب، عجب گل وزیر صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب عجب گل (پارلیمانی سیکرٹری ابتدائی و ثانوی تعلیم):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ میڈم سپیکر صاحبہ، نہ چاہتے ہوئے بھی بولنا پڑتا ہے، حالات کے گناہنگار ہیں، Tragedies upon tragedies، تیراہ کے شہداء کا سنتے ہیں، دوسرے دن وزیرستان میں دھماکہ ہوتا ہے، پھر باجوڑ میں خون بہایا جاتا ہے، آج بھی میرے حلقے کے مین بازار میں دھماکہ ہوا ہے، چار لوگ میرے بھائی شہید ہو چکے ہیں، کئی لوگ زخمی ہیں لیکن ہمیں عادت پڑ چکی ہے، ہمیں کوئی احساس تک بھی نہیں ہوتا، اگر جانور بھی اتنی مر رہے ہوں تو ساتھی جانور بھی ناخوش ہو جاتے ہیں، ہمارے ساتھ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے، یہ آج کا کھیل نہیں ہے، اگر میں تھوڑا سا پس منظر بیان کروں تو گزشتہ 50 سالوں سے قبائل ایکس فاٹا بہت Secure تھا، امن وامان تھا، کوئی کچھ نہیں تھا لیکن جب سے یہ امن کے پاسداران وہاں پر براجمان ہوئے ہیں، وہاں پر بے آرامی چھا گئی ہے، پچھلے 75 سالہ تجربات کے باوجود جو سب کے سب ناکام ہو چکے ہیں، پوری ہماری قوم کا ابھی یہ حال ہے، کہ ہم بڑے بدحال ہیں، میری بہن جو کہہ رہی ہے، میں اگر عمران خان کا ذکر نہ کروں تو اس ملک میں سیاست کا نام ہی نہیں رہتا یہی ایک فرد واحد ہے جس نے اس ملک کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے نسلوں کو سیاست سکھائی وہ سیاست جو عبادت کہلاتی ہے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، نہ تو وہ

کوئی سوداگر ہے، نہ اس نے کوئی محل بنایا، نہ اس نے کوئی جائیدادیں بنائیں، اس نے جب اس قوم کی بد حالی دیکھی جو Exploitation دیکھا تو انہوں نے فیصلہ کیا بلکہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو سیاست میں آنا پڑا، اب اگر ہم سب خاموش رہتے ہیں تو کیا یہ جرم نہیں ہے؟ کیا ہم نے حق کی بات نہیں کہنی، یہ ابھی جو کچھ ہو رہا ہے، میں اس ملک کا ایک باشندہ، ایک سیٹیزن ہونے کے ناطے دیکھ رہا تھا، ابھی بھی دیکھ رہا ہوں، جب پاکستان Take off کر رہا تھا، جب ہمارا نام دنیا میں شناسا ہونے لگا، جب ہماری تھوڑی سی عزت ہونے لگی، جب دنیا نے دیکھا کہ پاکستان میں بہت Potential ہے، یہ ابھرتی ہوئی قوم ہے، یہ بہت کم وقت میں اپنی منزل تک پہنچ سکتی ہے لیکن ان لوگوں نے انٹرنیشنل سازش اور اندرون خانہ شاخسانہ سازش نے آپس میں گٹھ جوڑ کر کے ہمارے اس مستقبل کا ستیاناس کر دیا۔ میڈم سپیکر، یہ لوگ آج چیخ رہے ہیں کہ ہمارے دور میں اتنے دھماکے ہوتے تھے، بازاروں میں ہوتے تھے، شاپنگ مارکیٹوں میں ہوتے تھے تو وہ کیوں ہوتے تھے؟ کیا ہماری پالیسی اپنی تھی، کیا اپنے ملک کی مفاد کے لئے ہم پالیسی Launch کرتے تھے، ہمارا تو وہ والی بات ہے کہ "پرائی شادی میں عبداللہ دیوانہ" ہم تو وہ دیوانے لوگ ہیں کہ دوسرے لوگوں کے اشاروں پر اپنے ملک کے مفادات کا ستیاناس کر دیتے ہیں، اپنے بچوں کا مستقبل تباہ کر دیتے ہیں، ہم خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم بڑے ٹھیک جا رہے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، جب 25 کروڑ عوام کا فیصلہ آپ نہیں مانیں گے تو اس سے بڑا نقصان اور کیا ہو سکتا ہے، میں بحیثیت ایک پارلیمنٹیرین اگر میرا مینڈیٹ نہ ہو تو میں اس سیٹ پر لعنت کرتا ہوں، ابھی ہمارا کیا حال ہو رہا ہے؟ ہم جیسے روبوٹ بن کر آپ کو کرسی پر بٹھا دیتے ہیں، ہم نمک حلالی کا حق بہت اچھے طریقے سے ادا کرتے ہیں، یہی ہماری پوزیشن ہے، اس ہاؤس کا جو تقدس ہے وہ ایسے لوگوں کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے، ہمارا ایک Stand ہونا چاہیئے، بحیثیت قوم اور بحیثیت پارلیمنٹیرین، پالیمنٹیرین کے بھی اصول ہوتے ہیں، سیاست اندھی نہیں ہوتی، یہ غلط باتیں ہیں، سیاست کوئی Dodging کا کام نہیں ہے، نہ کوئی Dodging کا کھیل ہے، یہ عوام کی نمائندگی ہے، یہ عوام کی امانت ہے، میں جتنا بھی بولوں گا، کم بولوں گا، ادھر بہت سارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، آج بھی اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ اس ملک کے مستقبل کا ڈائریکشن کیا ہو سکتا ہے تو وہ ایک ہی Straight forward جواب اور سادہ سا جواب کہ عوام کے مینڈیٹ کی قدر کی جائے، وزیر اعظم جیل میں بیٹھا ہوا ہے، ہمیں آنکھیں بند نہیں کرنی چاہیئے، حقیقت بولنی چاہیئے وہ وزیر اعظم جو عوام کا منتخب کردہ ہے، جس نے بھاری مینڈیٹ سے اپنی سیٹ جیتی ہوئی ہے، اس کو جیل میں ڈالا گیا ہے، ہم اوپر سے بڑا طاقتور بن کر اور پاور میں وہ کہتے ہیں کہ Powerabsolutely corrupt، آج ہمارا وہی حال ہو گیا ہے، ہم پھر بھی خوش ہو جاتے ہیں کہ جناب ٹرمپ کے ساتھ بہت اچھی یاری ہو گئی ہے، ٹرمپ ہمارا کیا کر سکتا ہے؟ اپنی بد حالی کو دیکھیں، اپنے بچوں کا مستقبل محفوظ کریں، یہ روز روز رونا دھونا نہیں ہونا چاہیئے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، میں آخر میں ایک ہی بات کہوں گا، ہم نے قسم کھائی ہے، یہ سب سن لیں، ذمہ داروں تک یہ پیغام جائے کہ جب تک خان کو رہائی نہیں ملے گی، اس ملک میں نہ امن آ سکتا ہے، نہ کوئی درخشاں مستقبل ہو سکتا ہے اور نہ ہم اپنے منزل تک پہنچ سکتے ہیں، یہ اٹل حقیقت

ہے،اس پر بات ہونی چاہیئے،اس پر بات ہوتی رہے گی،جب تک ہم اس ہاؤس کا حصہ ہیں،اس پر ہم بولیں گے اور حق سچ کی بات بولیں گے ،یہ پولیٹیکل سوداگری کا خاتمہ ہونا چاہیئے ،یہ جو بھی ہے، جیسے بھی ہے،اپنے گریبان میں دیکھیں، گریبان کو چاک کریں، حقیقت کو سامنے رکھ کر بولیں،یہ جو ہم ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں،یہ نہیں ہونی چاہئیں،صاف ستھرا ماحول ہونا چاہیئے ،ہمیں حق کی بات کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، ہم وہ ورکرز ہیں جو اپنے لیڈر کے ساتھ کھل کر بات کرتے ہیں، ہم اپنے لیڈر سے ملتے رہیں ہیں، Open democracy ہے،ہر ایک کو حق ہوتا ہے، حق بات کرنے کا، کوئی بھی ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے،یہاں پر ایسے لوگوں کو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے لیڈروں کے درباری بنے ہوئے ہیں،ان کے اشاروں پر ایسے چلتے ہیں کہ ایک انچ بھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتے ،ایسے Representation پر میں لعنت کرتا ہوں، میرا ضمیر اگر مر جاتا ہے تو میں چلتی ہوئی ایک لاش ہوں، ہمیں ڈرنا نہیں ہے ،یہ ہاؤس ہے، جمہوریت ہے، کبھی ہے اور کبھی نہیں ہے،ابھی تک تو یہ گاڑی ایسے ہی چلی آرہی ہے، جمہوریت کو کبھی موقع ہی نہیں دیا جاتا،ابھی بھی اس ہاؤس میں جو نام میں سن رہا ہوں، مجھے شرم آتی ہے، اس ہاؤس میں ایک جنرل کا ذکر کیا، ہمارا جنرل کے ساتھ کیا ہے ؟ یہ عوامی ہاؤس ہے ،یہاں پر عوام کی بات ہونی چاہیئے ،یہاں پر لیڈروں کی بات ہونی چاہیئے ،یہاں پر ہمارے بچوں کے مستقبل کی بات ہونی چاہیئے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، مجھے تو افسوس ہوتا ہے، میں پچھلے دنوں وزیرستان گیا ہوں،ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ جتنے لوگ 05 اگست کو نکلے ہیں، یہ ڈرامے بھی رچاہ رہے تھے کہ کشمیر کا جو مسئلہ ہے وہ آپ لوگوں نے Politicize کیا۔ میڈم سپیکر صاحبہ، کشمیر کی جو سب سے زیادہ سفارتکاری ہوئی ہے، ترجمانی ہوئی ہے وہ عمران خان نے کی ہے، سچے دل سے کی ہے، حقیقت میں کی ہے لیکن انہوں نے کوئی Formality پوری نہیں کی، ہم کشمیر کا بھی ایک کاروبار کر رہے ہیں، کشمیر کے بارے میں یہ سچے نہیں ہیں،اتنے عرصے سے کشمیر کشمیر سن کر ہم بوڑھے ہو چکے ہیں، یہ کتنا بڑا مسئلہ ہے ؟ یہ ہمارے Integral part of Pakistan ہے، ہم تو یہ پڑھتے آرہے ہیں لیکن وہ Integral part تو بن نہیں سکا،ابھی یہ خطرہ ہے ،اللہ خیر کرے کہ آپ کا یہ جو چھوٹا سا ملک رہ گیا ہے، یہ بھی ایسا نہ ہو کہ اس کا مستقبل بھی بڑا ہمارے لئے عبرت ناک ہو، ہم پہلے بھی یہ تجربے کر چکے ہیں، جب ہم کہتے تھے کہ ایسٹ پاکستان میں سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے،اس وقت اس ملک کو کون چلا رہے تھے ؟ کوئی سیاسی لیڈر چلا رہا تھا،اس وقت یہ حکمران کون تھے ؟ جب انڈیا کے اندرا گاندھی نے ہمیں طعنہ دیا کہ آپ کے نظریئے کا جو کلمہ تھا وہ تو دو ٹکڑے ہو گیا ہے، پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ اور وہ لاالہ کے دو ٹکڑے ،ایک ایسٹ میں رہ گیا اور ایک آپ کا یہ بچا بچایا مجبور، لاچار پاکستان جس کو عمران خان لے کر جا رہے تھے کہ ہم گداگری کی دلدل سے نکلیں، ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں،اس کو پھر سے گداگری کی دہلیز پر پہنچا دیا، یہ ہے آپ لوگوں کی لیڈرشپ ، یہ خود بھی نہیں کر سکتے اور دوسروں کو کرنے بھی نہیں دیتے،ان کا یہی کام ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، میں اپنے فاٹا کی بات کروں گا، فاٹا کو ہم نے Select کیا،اس میں ہم نے ایک بہت بڑی Game launch کی، ہمارے لوگ بڑے پرامن تھے ،جب Settled (Areas) میں کوئی

جرم ہوتا تھا تو وہ لوگ فاٹا میں آ جاتے تھے، امن کے لئے، اپنی سیکیورٹی کے لئے، آج ہم اتنے بدنام ہو چکے ہیں کہ اپنے ملک کے اندر بھی ہم بدنام ہیں، ملک سے باہر بھی بدنام ہوئے ہیں، ہمارا جو انفراسٹرکچر تباہ ہوا ہے، جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں جو Displacement ہوئی ہے، ہمارے جو اقدار تھے، ہمارا جو رہن سن کا طریقہ تھا وہ سب Disturb ہو گیا ہے، ہم Shatter scatter ہو چکے ہیں لیکن کسی کو پھر بھی ترس نہیں آیا، آپریشن پر آپریشن کر کر کے ابھی تک کسی کو Surety نہیں ہے کہ آپریشن کے آخری نتائج کیا ہیں؟ اور یہ بے چارے لوگ، پہلے سے غربت کے شکار لوگ، ان کو پھر بھی Displace کیا جاتا ہے، بجائے روزگار دینے کے، معاوضہ دینے کے، ہمیں دیوار کے ساتھ لگایا جاتا ہے، آج ہمارے ادارے چاہے جج ہو، چاہے جنرل ہو وہ اتنے بے اعتماد ہو چکے ہیں کہ عام آدمی اعتماد کا سوچ بھی نہیں سکتا، ابھی بات اتنی کھل گئی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عدالت میں جانے سے بہتر ہے کہ اپنا فیصلہ کسی طریقے سے پنچائیت کے ذریعے، جرگے کے ذریعے Settle کروں، آپ کی عدالتیں تو نہیں رہیں، کہاں ہے وہ چیف جسٹس جو فیصلے کرتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف کو انتخابی نشان بھی نہ ملے؟ ہم اس قانون کو سمجھتے ہیں، کسی پارٹی پر اتنی بڑا تشدد اور اتنا بڑا ظلم اس ملک کی تاریخ میں میں نے پہلے کبھی Experience نہیں کیا ہے لیکن اللہ کے فضل سے ہم آج بھی اپنی جگہ پر ہیں اور رہیں گے، یہ ملک بھی ہمارا ہے، یہ مستقبل بھی ہمارا ہے، یہ مینڈیٹ بھی ہمارا ہے، ہم میدان میں بھی اتریں گے، ابھی بھی میدان میں ہیں، پھر سے بھی ہوں گے ان شاء اللہ، ایسے لوگوں کو بار بار شکست دیں گے، یہ ملک کسی کا باپ، دادا کی جاگیر نہیں ہے، ان شاء اللہ ہم نے ادھر ہونا ہے اور جنہوں نے جانا ہے وہ چلے جائیں گے، Thank you so much۔ بہت مہربانی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جناب عبید الرحمان صاحب۔

<u>جناب عبید الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری صحت)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، سب سے پہلے تو میں نے شکریہ ادا کیا جناب چیف جسٹس اور فیلڈ مارشل صاحب کا لیکن ایک بندہ رہ گیا ہے، ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا، جس کے مینڈیٹ کی وجہ سے ان کو یہ سیٹیں خیرات میں ملی ہیں وہ ہے جناب عمران خان صاحب، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر اس کے بعد کوئی بھی بولے تو لازماً ان دونوں کے ساتھ عمران خان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میڈم سپیکر صاحبه، په امن وامان باندې دا اجلاس راغستلے شوے دے خو زما په خیال دا یو ډیره اهم او حساس موضوع ده خو دلته په دې ایوان کښې بیا هغې نه یو تقریری مقابله شروع شوے ده، زه دا وایم چې مونږه دا ایوان چې داسې موضوع باندې زمونږ صوبه په دې وخت کښې د امن و امان یو خراب صورتحال نه تیریږی او زمونږ ممبران صاحبان که هغه زمونږ حکومتی ممبران دی او که د اپوزیشن دی، د هغوی د دلچسپئ دا صورتحال دے چې تیره ورځ هم د کورم نه پوره کیدو په وجه باندې اجلاس ملتوی شوے وو نو پکار ده چې دا ایوان په کومه موضوع باندې چې دا اجلاس راغستلے شوے دے، په دې باندې دا هاؤس کم

سے کم په دې خبره باندې ټوټل فل متفق راغلے وے ، د دې صوبې د عوامو د مستقبل د پاره څه حل پکار دے ، څه تجاویز دی او څه فیصلې کول دی؟ میډم سپیکر صاحبه، د ټولو نه اولنئ خبره خو دا ده چې د امن و امان د بحال کیدو یا د امن و امان راوستلو ذمه واری د چا ده؟ که دغه سوالات څوک کوی نو هغه ځان له بیا یو بله موضوع ده خو بهرحال د چا چې ذمه واری ده نو د هغې ترجیحات چې په دې ملک کښی دی، هغه ټوله دنیا وینی، په ځائې د دې چې هغه خپله ذمه واری پورا کړی، هغوی اوس صرف یو سنګل پوائنټ ایجنډا مخې ته ایخودلے ده چې پاکستان تحریک انصاف به څنګه کریش کوؤ، د خان صاحب پارټی به څنګه ختمه وو او د خان صاحب ورکران به څنګه دباؤ کوؤ۔ میډم سپیکر صاحبه، یو ځل بیا زمونږ په صوبه کښې د آپریشن خبری راوانې دی بلکه ځنی ځایونو کښې شروع هم دی، زه دا وایم چې د 2000ء نه واخله تر 2025ء پورې تیر پینځه ویشت کاله کښې مسلسل زمونږ په دې صوبه کښې آپریشنونه روان دی، د آپریشن ضرب عضب نه واخله دا آپریشن چې اوس دا کوم سربکف چې دوئ شروع کړے دے۔ میډم سپیکر صاحبه، 22 آپریشنونه دوئ زمونږ په دې خیبر پختونخوا کښې اوکړل، د خیبر پختونخوا نه ئے آپریشن تهیټر جوړ کړے دے ، هر وخت کښې یو نوې آپریشن خو اول دا سوال پکار دے چې تیر پینځه ویشت کاله کښې کوم آپریشنونه اوشو، د دې څه نتیجه رااوتله؟پکار دا ده چې د دې خبرې جواب ورکړی، زمونږه 35 لاکھ خلق چې دی هغه د کورونو نه بے ګهر شو، هغوی کډے اوکړے ، بیا هغه 35 لاکھ خلق چې کله د آپریشنونونه واپس خپل وطن ته لاړل نو د هغوی د بحالیدو، د هغوی د آبادیدو، هغوی له د روزګار د روانولو هیڅ قسمه منصوبه د چا سره نه وه، دا بیا د ریاست ذمه واری وه چې دا خلق ئے واپس آباد کړے هم وے ، د دې خلقو روزګارونه ئے واپس بحال کړے وے ، که نن یو ځل بیا دا خلق بے کوره شی، بیا د دې خلقو روزګارونه تباه شی نو بیا هم دغه حالات به وی کوم چې مخکښې تیر شوی دی، زمونږ 80 هزار خلق په دېکښې شهیدان شو او زمونږه تقریباً 140 ارب ډالر نقصان اوشو، زما په خیال یواځی د حکومتی بینچ نهبلکه اپوزیشن هم په دې متفق دے چې په دې صوبه کښې د آپریشن ضرورت نشته او زه دا وایم چې د هغېMain وجه دا ده چې اول مونږ ته د تیر آپریشنونو Result راکړے شی چې د هغې څه Result راغلے دے ؟ میډم سپیکر صاحبه، زه ډیرې خبرې کول نه غواړم خو صرف یو درې سوالات کوم د خپلو ریاستی اداروں نه او دا صرف زمونږ سوالات نه دی بلکه دا ټول د دې صوبې د عوامو سوالات دی، میډم سپیکر صاحبه، اول سوال خو دا دے چې په اربونوں ډالرو باړ اولګیدو نو بیا هم دا خلق پاکستان ته Enter کیږی ځنګه؟ دویمه خبره دا ده چې د افغانستان سره زمونږ د نورو پینځو ملکونو بارډر هم لګیدلے دے نو دا خلق صرف پاکستان ته ولې داخلیږی؟ او

دریم سوال زما دا دے چې دوئ وائی چې په فاټا کښې او په قبائلی علاقو کښې "راء"چې د انډیا کوم Intelligence اداره ده، هغه متحرک ده نو "راء" ته چې کوم ځائښزدے دے، کوم ځائې ته چې د هغوی رسائی آسانه ده، هغه پنجاب او سندھ سره هغه بارډر لګیدلے دے نو دا "راء" خپلې کاروائیانې په پنجاب او په سندھ کښې ولې نه کوی چې هغه راځی زمونږ په قبائلی علاقو کښښے کوی۔ میډم سپیکر صاحبه، زه وایمچې حل څه دے ؟ مونږه د 1948ء د کشمیر جنګ نه واخله تر 2025ء پورې پښتون مسلسل قربانیانې ورکوی خو د دې حل څه دے چې دا پښتون د دې قربانیانو او د دې سلسلو نه اوځی او یو پر سکون ژوند تیر کړی، زما په خیال د دې ټولو مسائلو د حل چابی چې ده نو هغه په هغه اډیاله کښې پروت دے، جناب عمران خان صاحب ځکه چې په تیر 25 کالو کښې زمونږه صوبېصرف درې کاله داسې په امن و امان کښې تیر کړی دی، په کوم کښې چې عمران خان صاحب وزیر اعظم وو، مونږ بیا هم دا وایو که دا خطه، دا صوبه د فساد او د دې اور نه لرې کول غواړئ نو زه وایم که دا پاکستان چې کوم ډوبیدو ته روان دے که دا دوباره اوچتول غواړئ نو هغې دپاره د عمران خان صاحب رهائی ډیره زیاته ضروری ده، ستاسو د ټولو ډیره زیاته شکریه او مننه جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ۔

<u>محترمہ عاصمہ عالم:</u> نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِہِ الْكَرِيْمْ۔ اَمَّا بَعْدْ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، کل سے آج تک امن وامان پر ہماری اسمبلی میں بات ہو رہی ہے، حکومت کی جانب سے بھی ہو رہی ہے، اپوزیشن کی جانب سے بھی ہو رہی ہے، میں بھی تھوڑی بہت اس کے بارے میں بحث کرنا چاہوں گی۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ماضی میں جتنے بھی آپریشنز ہوئے ہیں، ان کا حال تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں کہ کوئی نتیجہ نہیں نکلا، آپریشن کی وجہ سے عوام Suffer کر رہے ہیں، ادارے Suffer کر رہے ہیں، ہمارے سیکیورٹی اہلکار Suffer کر رہے ہیں، عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں، مائیں بے اولاد ہو رہی ہیں، بچے یتیم ہو رہے ہیں لیکن یہاں پر آپریشن کا کوئی حتمی نتیجہ نہیں نکل رہا ہے، اگر ہم یہ بات کہیں کہ 12 سالوں سے اس صوبے میں آپ لوگوں کی حکومت ہے، آج جو ہمارے حکومتی بھائی امن کے دعویدار ہیں اور امن کے دعوے کر رہے ہیں، ماضی کی تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں یہی لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ دہشت گرد ہمارے ناراض بھائی ہیں، ان کے لئے دفاتر کھلوائے گئے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہمارے سی ایم صاحب ایک روز خود کہہ رہے تھے کہ کوئی آپریشن نہیں ہوگا، نہ ہو رہا ہے لیکن دوسرے دن جب باجوڑ میں فورسز آپریشن شروع کرتی ہیں اور ساتھ میں کرفیو نافذ کیا جاتا ہے تو وہی کرفیو ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی ایماء پر کیا جاتا ہے جو کہ وہ ہمارے سی ایم صاحب کے ماتحت ہے، سی ایم صاحب اگلے روز یہ کہتے ہیں کہ جہاں پر بھی فورسز جائیں، عوام ان کا آپریشن میں ساتھ دیں اور ساتھ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ

آپریشن نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہو گا لیکن یہ کیا ہے ؟اس میں تو نہ حکومت Suffer ہو رہی ہے، یہ آپریشن تو حکومت کر رہی، یہ دہشت گردی ہماری اس موجودہ حکومت کی دوغلی پالیسیوں کا نتیجہ ہے کہ اس حکومت کے ان لوگوں نے سرا سر ایوان کو بھی مذاق بنایا ہوا ہے یا تو یہ ایوان کو دھوکہ دے رہے ہیں یا عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں، حکومت تو آپ لوگوں کی ہے، طاقت آپ لوگوں کے پاس ہے، قوت آپ لوگوں کے پاس ہے لیکن پھر بھی دہشت گرد اس صوبے میں آتے ہیں، دہشت گردی کا خاتمہ ہی نہیں ہو رہا، نہ کوئی کارروائی ان کے خلاف ہو رہی ہے، اس سے Suffer کوئی نہیں ہو رہا، میں نہیں ہو رہی، آپ نہیں ہو رہے، اس سے Suffer غریب عوام ہو رہے ہیں، ادارے ہو رہے ہیں، سیکیورٹی اہلکار ہو رہے ہیں، میں اگر بات کروں کہ ہمارا موجودہ سی ایم صاحب کا اپنا آبائی علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی یہی حال ہے، پہلے تو رات کی تاریکی میں وارداتیں ہوتی تھیں لیکن اب دن دیہاڑے چوکوں پر دیکھ لیں، بازاروں میں دیکھ لیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، اگر پولیس اہلکاروں سے بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے، ساتھ میں سرکاری پولیس اہلکار بھی شہید ہو رہے ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟ یہ میرے بھائی جو آج امن کی بات کر رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن کوئی ایسی پالیسی بنادی جائے کہ جس سے دہشت گردی کا خاتمہ ہی ہو، دوغلی پالیسی سے کچھ نہیں ہوتا، صرف یہاں پر ڈائیلاگ، یہاں پر بڑے بڑے نعروں سے، بڑی بڑی باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، کچھ عملی کارروائی کی جائے کہ عوام کو محسوس ہو کہ دہشت گردی ختم ہونے پر ہے، پہلے دہشت گردی نہیں تھی، اب یہ دوبارہ اپنے عروج پر آ رہی ہے، اب عوام کی زبان پر ایک ہی بات ہے کہ موجودہ سی ایم ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب وہ خود اپنے علاقے کے لئے کچھ نہیں کر سکتے، ان کا علاقہ محفوظ نہیں ہے، باقی صوبے کا کیا حال ہو گا؟ باقی صوبے کے عوام کو تکالیف کہلانے کے لائق ہی نہیں رہے، میں دو تین مطالبات پیش کرنا چاہوں گی کہ اس ایوان کی وساطت سے مجھے ان علاقوں میں ہونے والے آپریشن کی تحقیقاتی رپورٹ پر Brief کیا جائے، بلکہ اس ایوان کو Brief کیا جائے، اس سے یہ جنوبی مرجڈا ضلاع زیادہ Suffer ہو رہے ہیں، ان علاقوں میں جو سیکیورٹی کی صورتحال ہے، اس پر بھی عوام کو Brief کیا جائے اور ایسی پالیسی اختیار کی جائے کہ جس سے دہشت گردی کا خاتمہ ہو۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، ہم یہاں پر باتیں کرتے ہیں، گفتگو کرتے ہیں، ادھر سے حکومت یا اپوزیشن دونوں جانب سے میں کہوں گی کہ سیٹوں پر لڑائی ہو رہی ہے، ایجنڈے میں امن کے بارے میں کہا گیا ہے، امن وامان پر تو یہاں پر آج میں سوچ رہی ہوں، دیکھ رہی ہوں، سن رہی ہوں کہ بات کم ہو رہی ہے اور سیٹوں پر لڑائی زیادہ ہو رہی ہے، اگر اس طرح چلتا رہا تو پورے تین چار سال جو باقی رہ گئے ہیں، اس میں یہی لڑائی ختم نہیں ہو گی، عوام Suffer کرتی رہے گی۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، میں یہی گزارش کرنا چاہوں گی کہ خدارا !جب طاقت آپ لوگوں کے پاس ہے تو اس سے فائدہ لیں، عوام کو بھی فائدہ دیں تاکہ نہ ہمارے ادارے، نہ ہمارے سیکیورٹی اہلکار اور نہ عام عوام Suffer کر سکیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب نثار باز خان صاحب۔

جناب محمد نثار: شکریه میډم سپیکر صاحبه، په ډیر یو اهم ایشو باندې چې دا اجلاس رابللے شوے دے، زما نه مخکښې یو څو ملګرو خبرې اوکړے او بنیادی پوائنټ پکښې دا وو چې د پختونخوا دا اسمبلی د ټلور پینځه کروړه عوامو چې کوم دے، نمائنده جرګه ده، او دلته د هرې علاقې او د هرې حلقې نمائنده راغلے دے او د خپلې حلقې او د خپل اولس نمائندګی کوی، په دې جرګه کښې او دا اجلاس په دومره حساسه موضوع باندې رابللے شوے دے، خاص کر په قبائلی اضلاع کښې چې کوم په اولس کښې تشویش دے، د بدامنی صورتحال دے نو پکار خو دا ده چې دا جرګه دومره زیاته سنجیده وے چې دا هاؤس نن Full ناست وے ځکه چې دا جرګه به دا پریکړه او دا فیصله کوی چې د بدامنئ نه مونږ خپل اولس په څه طریقه باندې بچ کړو او په دې وطن کښې چې کوم دے دائمی امن راشی، دا وخت باجوړ کښې چې کوم صورتحال دے، دا ټول ممبران په سوشل میډیا باندې یا په الیکټرانک میډیا باندې د هغېUpdate اخلی او ځان به خبره وی چې په څه طرز باندې هلته مذاکرات روان دی، په څه طرز باندې هلته جرګه روانه ده، مونږ خو دا ګنړو چې د وزیرستان نه واخله د باجوړ پورې او د باجوړ نه واخله تر چترال پورې یو شان صورتحال دے او په هر ځائې کښې چې کوم دے، دغهوسله والې ډلې وجود لری او هغوی چې کوم دے، په دغه ځایونو کښې بدامنی خوره وی، پرون هم چې کوم دے، په دیر کښې واقعه شوے ده، نیوز کښې راغلی دی، تاسو ټول به خبر یئ، د دې اهم مسئلې دپاره مونږ چې په هر فورم باندې اودریږو نو دا خبره کوؤ چې مونږه او تاسو ټولو د سیاست نه بالاتر د تنظیمی او نظریاتی اختلافاتو نه بالاتر په دې قومی ایشو باندې په سنجیدګئ سره غور کول پکار دی، ځکه چې دا بدامنی د ټول قوم مسئله ده، یو ګوند ته، یو فکر ته نه ده راپیښه بلکه ټول قوم ته راپیښه ده، یو وخت داسې وو چې کله د عوامی نیشنل پارټئ دور حکومت وو او Coalition ګورنمنټ وو نو د عوامی نیشنل پارټئ عهدیدار، کارکنان، وزیران او منسټران به په نخه کیدل نو د عام اولس یو دا رائے او دا پروپیګنډه خوره شوے وه، یو دا فکر جوړ کړے شوے وو چې د تراه ګرو په نخه باندې صرف عوامی نیشنل پارټی ده او مونږ ته خیر دے، په هغه وخت کښې هم مونږ دا خبره کوله چې دا بدامنی چې په دې خاوره باندې مسلط کړے شوے ده، دا د ریاست د غلطو پالیسو په وجه باندې په مونږ باندې مسلط کړے شوے ده او د دې په شا باندې د ریاست خپل مفادات دی او دا ریاست بیا چې کوم دے، د عالمی استعماری قوتونو چې کوم سپر پاور ملکونه دی، د هغوی د مفاداتو د تحفظ دپاره زما په خاوره دا بدامنی کوی، یو ګوند او یو فکر هم زمونږ سره په دیکښې نه اودریدو نو زمونږ 13 سوه کارکنان عهدیدار او لوئې لوئې لیډران چې کوم دے، دا په شهادت باندې اورسولې

شو، په رنړا ورځ باندې په هغوی خود کش کیدلو، ټارګټ کلنګ به کیدلو، نن صورتحال دا دے چې دولس دیارلس کاله پس صورتحال هم هغه دے خو اولس ټول د دې بدامنئ نه affect شو، هر مکتب فکر، د هرې پارټئ، هر فکر سوچ والا انسان د دې نه Suffer شو نو دا یو قومی ایشو ده، د دې پارلیمان دا فرض جوړیږی، د دې جرګې دا فرض جوړیږی څنګه چې دلته په تیر سیشن کښې دا فیصله شوے وه چې مونږ به یو کمیټی جوړه وو او هغه کمیټی به بیا High up سره په دې باندې میټنګز کوی چې د دې بدامنئ مخ نیوے اوکړے شی خو په هغې لا تر دې دمه غور نه دے کړے شوے، کله چې په 2005-06ء کښې حالات خراب شو نو د Insurgency دپاره او د Militancy counter کولو دپاره چې کوم دے، د آرټیکل 245 د لاندې په دې صوبه کښې فوج طلب کړے شو، زما په خیال چې یویشت کاله اووتل، یعنی دوه عشرے اوتلے، دوه لسیزئ تیرے شوے خو تر دې دمه په پختونخوا کښې امن قائم نه کړے شو، دا ډیره د افسوس خبره ده چې د چا ذمه واری ده، د کومو ادارو او د کومو محکموں ذمه واری ده، هغوی خپلې ذمه وارئ نه تر سره کوی او دلته بیا مونږه که په جلسه، جلوس او که په هاؤس کښې په یو بل باندې الزامات لګول شروع کړو او چې کومه اصلی مدعا ده، هغه زمونږه نه پاتے شی، مونږه تیر وار هم په دې هاؤس کښې خبره اوکړه۔ میډم سپیکر صاحبه، تاسو ته به مو دا اپیل وی چې د پختونخوا وطن ستر (لوئے) عالم دین، سیاستوال، دانشور، پوهان هغه په 10 جولائی باندې په باجوړ کښې مولانا خانزیب صاحب په شهادت رسیدلے دے، تقریباً پینځویشت شپږیشت ورځې اووتلے، د هغه دپاره هیڅ قسمه اقدامات اوچت نه کړے شو چې مونږ مطمئن شو، آیا ریاست د هغه د قاتلانو د ګرفتارئ دپاره څه اقدامات اوچتوی او که نه اوچتوی نو ستاسو نه به مو دا اپیل وی چې تاسو رولنګ ورکړئ چې آئی جی خیبر پختونخوا هم راشی دې هاؤس ته او مونږ ته In camera House بریفنګ راکړی او د هغه سره ایډیشنل آئی جی (سی ټی ډی) هم راشی چې مونږ خبر کړیچې دوئ تر اوسه پورې څه اقدامات اوچت کړې دی، ځکه اول فرض خو د دوئ جوړیږی۔ میډم سپیکر صاحبه، دلته زمونږ د کیبنټ ممبر، د ټریژری بینچ یوه خبره اوکړه، د Action in aid of civil power regulation په حوالې سره چې دا دې ختم کړے شی، دا یو ظالمانه قانون دے نو دا خو مونږه د څلور پینځو میاشتو نه مسلسل Floor of the House دا خبره ګورنمنټ ته کړے ده چې دا هم ستاسو په اختیار کښې ده او تاسو چې کوم دے، دا قانون ختمولې شئ ځکه چې اپریل 2019ء کښې کله چې د دې صوبې محمود خان وزیر اعلیٰ وو او دا Same page دور وو نو د هغه په دور کښې د دې هاؤس نه دوه قوانین پاس کړے شوی دی، د پینځویشتم آئین ترمیم نه پس قبائلی اضلاع د دې پختونخوا برخه شوه، آرټیکل 247 ختم کړے شوه چې آرټیکل 247 د مینځه لاړو نو چې په دې صوبه

کښې کومLaws دی، کوم قوانین دی نو هغه د ډاؤن ډسټرکټ دپاره هم دی او د قبائلی اضلاع دپاره هم دی او د ملاکنډ ډویژن دپاره هم دی خو د بده مرغه اپریل 2019ء کښې چې کوم دوه قوانین پاس کړے شوی وو، د فاټا د سابقه قوانینو تسلسل په حوالې سره نو په هغې چې کوم دے بیا دا Action in aid of civil power ordinance یا ریګولیشن دوباره په دې صوبه باندې نافذ کړے شوے دے، کوم چې په هائی کورټ کښې چیلنج کړے شو او هائی کورټ په هغې باندې فیصله ورکړه او دا قانون ئے کالعدم اوګرځولو نو هم دا ستاسو حکومت لاړو او په سپریم کورټ کښې په هغهباندېStay order راواغستلو، دا دومره غټه خبره نه ده، بس تاسو که غواړئ چې Action in aid of civil power regulation ختم کړے شی او د فوج نه واپس اختیارات واغستلے شی نو تاسو خپل هغه Stay چې کوم دے ،Withdraw کړئ نو چېهغه Stay withdraw شی نو Automatically به دا قانون د مینځه لاړ شی ځکه چې د دې قوانینو Misuse یا غلط استعمال روان دے، په دیکښې یواځې دا نه ده چې دا صرف د Militancy دپاره او یا د وسله والو ډلو دپاره استعمالیږی او هغوی خلق اوچتوی او د 90 ورځو دپاره هغوی سره په تحویل کښې وی، د دېMisuse اوشو ،Political worker هم په دیکښې او یا Social activist هم اوچتولې کیږی، د هغې بیا هم تپوس نه کیږی، ته ئے په کورټ کښې نه شی چیلنج کولې نو لهذا هغه قوانین چې د هغې غلط Practice روان دے، د هغه Practice اودرولو دپاره ضروری ده چې هغه قوانین ختم کړے شی۔ میڈم سپیکر صاحبه، زه د دې ایوان توجو د دې Militancy په حوالې سره د دېInsurgency په حوالې سره یو اهم ایشو ته راوستل غواړم او هغه دا چې په دې صوبه کښې چې کوم سی ټی ډی موجود ده، Counter Terrorism Department، کوم چې په فرنټ لائن باندې د دغه بدامنئ خلاف جنګیږی زمونږه۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب محمد نثار:</u> میڈم سپیکر صاحبہ، میں اپنی بات کو مختصر کرنے جارہا ہوں، میں سی ٹی ڈی کے حوالے سے بات کر رہا تھا جو اس صوبے کے Front line soldiers ہیں، بدامنی کے حوالے سے جو اس صوبے کی صورتحال ہے، نیشنل ایکشن پلان جو 2014ء میں بنا، اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ خیبر پختونخوا سی ٹی ڈی میں فیلڈ آپریٹر، جونیئر فیلڈ آپریٹر اینڈ سینئر فیلڈ آپریٹر کی آسامیاں تخلیق کی جائیں اور اس پر بھرتیاں کی جائیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، 2021ء میں 1700 سو آسامیاں تخلیق کی گئیں، اب جب ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاتے ہیں، ان 1700 سو افراد کے لئے تو تنخواہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ریلیز ہوتی ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ 1700 سو افراد ابھی تک بھرتی نہیں کئے گئے ہیں، اس کے ساتھ پہلے مرحلے میں 450 آسامیاں جو سابق فاٹا ہے، ضم اضلاع ہے، اس کا اشتہار

2023ء میں جاری کیا گیا جس میں سے تین ہزار نوجوانوں نے ٹسٹ دیا، اس ٹسٹ کے بعد جو نوجوان اس ٹسٹ میں کوالیفائی کر چکے ہیں، چار سو نوجوانوں، ان کے انٹرویوز آج تک رکے ہوئے ہیں، ان کے انٹرویوز نہیں کیئے جاتے تاکہ اس ڈیپارٹمنٹ کو Strengthen کیا جائے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ، اگر میں پنجاب سی ٹی ڈی اور پختونخوا سی ٹی ڈی کی Comparison کروں تو وہاں پنجاب میں فریش ریکروٹمنٹ کی جاتی ہے، اس ڈیپارٹمنٹ کو کافی حد تک Strengthen کیا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے پختونخوا میں جو سی ٹی ڈی ہے، اس کے لئے اہلکار پولیس ڈیپارٹمنٹ سے لئے جاتے ہیں، پانچ سال کے لئے، تین سال کے لئے، دو سال کے لئے اور بعد میں وہ واپس پولیس میں ہی جاتے ہیں، اس کے لئے فریش ریکروٹمنٹ کی ضرورت ہے تاکہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہاں سے فوج کا جو Role ہے وہ آہستہ آہستہ ختم کرنے کے لئے اگر ہم سنجیدہ ہیں تو اس کے Alternate ہم نے پولیس فورس اور سی ٹی ڈی کو Strengthen کرنا ہے، تب جاکر یہ چیزیں ٹھیک ہو جائیں گے اگر ایسا نہیں تو 2006ء میں جب اس صوبے میں Insurgency تھی، ملاکنڈ ڈویژن میں اس وقت فوج بلائی گئی تھی اور Still، 21 سال بعد آج بھی پختونخوا میں فوج وہاں پر موجود ہے جس کے تمام تر اخراجات جو بھی یہاں Movement کرتے ہیں یا سیکیورٹی دیتے ہیں، اس کے تمام تر اخراجات صوبہ خیبر پختونخوا کے بجٹ سے ادا کئے جاتے ہیں، یہ اس صوبے کے بجٹ پر، اس کے عوام پر مزید بوجھ ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ سی ٹی ڈی پر Focus کیا جائے اور اس کو Strengthen کیا جائے۔ تھینک یو میڈم سپیکر صاحبہ، شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جناب آفتاب عالم صاحب، آپ Reply دے دیں پلیز۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون):</u> شکریہ میڈم سپیکر، میں اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیلز معلوم کرکے ان کو Reply دے سکوں گا، میں ابھی اس کی Availability دیکھتا ہوں، اگر ابھی Available ہے تو میرے خیال میں اگر Next Sitting کے لئے کر دیں، اگر Possible ہو تو میں ان شاء اللہ کر دوں گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جناب آصف خان محسود صاحب۔

<u>جناب جلال خان:</u> میڈم کورم پورا نہیں ہے، ممبران کی تعداد کم ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ پلیز؛ آپ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Secretary count, please.

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> سیکرٹری صاحب، کتنے ہیں؟ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔

(دو منٹ کے لئے دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تراب صاحب، آپ ایک بار خود کاؤنٹ کریں، اگر آپ کو تسلی نہیں ہے، سیکرٹری صاحب بولتے ہیں کہ 37 ہیں تو کورم پورا ہے۔ جی آصف خان محسود صاحب، پہلے آپ Rule relax کے لئے موشن موو کریں، پھر ریزولیوشن پیش کریں۔ جی آصف خان صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Asif Khan (Parliamentary Secretary Establishment and Administration): Thank you Madam Speaker, I intend to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolution.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be suspended under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

آصف خان صاحب، آپ ریزولیوشن موو کریں۔

قرارداد

Mr. Asif Khan:**WHEREAS**, South Waziristan upper, a district in the Province of Khyber Pakhtunkhwa, is predominantly inhabited by the Mehsud Tribe, which constitutes over 90 percent of thetotal local population.**ANDWHEREAS**, the current name of the district does not reflect the cultural identity or historical significance of its inhabitants;

NOW,THEREFORE, this House recommends that the district of South Waziristan Upper be renamed as **Mehsud Waziristan District**, in order to provide appropriate cultural recognition and to align the district identity with that of its indigenous population.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب علی شاہ صاحب، علی شاہ صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب علی شاہ (پارلیمانی سیکرٹری ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہمارے Bar میں پولیس اور وکلاء کے مابین جو مسئلہ ہوا تھا، اس مسئلے کی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کے خلاف ایف آئی آر کا پرچہ کٹ گیا لیکن میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس مسئلے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب علی شاہ صاحب نے یکم اگست کو اسمبلی فلور پر یہ ایشو اٹھایا تھا، جس پر وزیر قانون اور ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے بھی بات کی تھی، اس لئے اس ایشو کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ کو بھیجنے کے لئے ہاؤس کو Put کرتی ہوں۔

The motion before the House is that the said matter may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب عدنان خان۔

جناب جلال خان: میڈم، وہ ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ناراض ہونے کی کیا بات ہے، اپنی اپنی باری کا انتظار کریں، ہمارا Session continue ہے، سب کو اپنی اپنی باری میں بات کرنے کا موقع ملے گا، نیکسٹ ہمارا عدیل اقبال صاحب ہے، جی عدیل اقبال صاحب نہیں ہیں، جناب سلطان روم صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب سلطان روم (پارلیمانی سیکرٹری اوقاف، حج، مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ بہت شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، آج میں جس اہم موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں، جس پر اکثر معزز اراکین بات کر چکے ہیں اور بات کرتے رہیں گے، وہ ہے دہشت گردی کے خلاف ہمارا عزم اور امن کی خاطر جدوجہد۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ضلع سوات میں 2006ء سے لے کر 2014ء تک ہم نے جو دہشت گردی دیکھی ہے، خون ریزی، بربریت اور دھماکے دیکھے ہیں، جن میں ہزاروں جانیں ضائع ہو چکی ہیں، بہت سارے لوگ شہید ہو چکے ہیں، بچے، عورتیں، جوان اور سیکیورٹی اہلکار کوئی بھی محفوظ نہیں رہا، جگہ جگہ ہر وقت دھماکے ہوتے تھے، وہ ڈراؤنا خواب ہم ابھی تک نہیں بھولے ہیں، اگر ہم دوبارہ اس بربریت اور دہشت گردی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، ہمیں آج کچھ فیصلے کرنے ہوں گے، دہشت گردی کے خلاف ہمیں متحد ہونا ہوگا، ہمیں آج ایک عزم کرنا ہوگا، ہمیں سیاست سے بالاتر ہو کر یک آواز ہو کر دہشت گردی کے خلاف اور امن کی خاطر اکٹھا ہونا پڑے گا، ہمیں ان مسائل کو اجاگر کرنا ہوگا، جس کی وجہ سے ہمیشہ دہشت گردی ہوتی رہی ہے وہ ہے معاشرے میں بے انصافی، غیر مساوی نظام، ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم پر توجہ دینا پڑے گی، ہمیں بچوں کو بندوق کے بجائے قلم دینا پڑے گا (تالیاں) کیونکہ دہشت گردی آپریشن اور بندوق سے ختم نہیں ہوتی، دہشت گردی صرف اور صرف مساوات اور انصاف سے قائم ہوتی ہے، اگر معاشرے میں غربت نہ ہو، انصاف ہو، ہر کسی کو روزگار فراہم ہو تو کوئی بھی دہشت گرد نہیں بنے گا، یہ دہشت گردی آج سے نہیں، یہ کئی سالوں سے اس طریقے سے پیدا ہوئی ہے کیونکہ ہم کسی کو انصاف نہیں دے سکتے، اگر ہم آج سے فیصلہ کریں کہ ہم ہر کسی کو بلاتفریق اور بلا سیاسی وابستگی انصاف دیں گے، ہماری عدلیہ ہر کسی کو اس لحاظ سے انصاف دیں، جس کا وہ حقدار ہوگا تو میں بالکل پر عزم ہوں کہ ان شاء اللہ دہشت گردی ختم ہو جائے گی، آخر

میں میں اپنی حکومت، اداروں اور خاص کر اپنے جوانوں سے مخاطب ہونا چاہتا ہوں، اپنے اداروں سے مخاطب۔۔۔۔۔

جناب جلال خان: میڈم، ابھی بھی کورم پورا نہیں ہے، آپ یہ اجلاس غیر آئینی چلا رہی ہیں، دیکھیں ٹوٹل 24 بندے بیٹھے ہیں، خدا کا کچھ خوف کریں، آپ لوگ اتنا بڑا مینڈیٹ لے کر آئے ہیں، آپ سے کورم پورا نہیں ہو رہا، اس جھولی کو دیکھیں، آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ پلیز، Break لے لیتے ہیں، ٹھیک ہے جلال صاحب، آپ تھوڑا حوصلہ رکھیں، ٹھیک ہے، تھوڑا حوصلہ رکھیں، کورم پورا نہیں ہے، اس لئے میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

We will meet again at 02:00pm, afternoon, Monday, the 11th August, 2025.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 11 اگست 2025ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)